www.novelsclubb.com
عبادالرحمٰن
از نور عارف

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

عبادالرحمٰن

از نور عارف

عبادالرحمٰن

از قلم

نور عارف

قسط نمبر 7

---

www.novelsclubb.com

باب نمبر 7

تعاقبِ حقیقت

کھانے کے بعد چائے کا دورانیہ چل رہا تھا۔ ردا نے آمنہ کو آنکھ سے اشارہ کیا تو آمنہ نے سر ہلایا۔

آمنہ اٹھ کر چائے کا کپ اٹھا لائی اور ردا کے پاس پہنچ کر لڑکھڑائی تو چائے ردا پر گرنے کی بجائے سامنے گر گئی۔ ردا نے سر پر ہاتھ مارا۔

"اوہ دھیان سے بیٹا!" شبانہ بیگم فوراً بولیں۔ سب اسکی جانب متوجہ ہو گئے۔

آمنہ شرمندہ سی کپ واپس میز پر رکھ کر ردا کے ساتھ پڑی کرسی پر جا بیٹھی۔

"آمنہ بیوقوف چائے مجھ پر گرانی تھی۔" سرگوشی کے انداز میں ردا غصے سے بولی۔

"مجھے نہیں پتہ! میں کوئی ایکٹر نہیں ہوں۔ اپنی طرف سے تو میں نے تم پر ہی گرائی تھی لیکن میرا بیلنس بگڑ گیا۔ اب اس میں میرا کیا قصور؟"

www.novelsclubb.com

"مائرہ جاؤ جا کر آمنہ کو اور چائے بنا دو۔" شبانہ بیگم نے کہا۔

"مائرہ آپی کو رہنے دیں چچی جان۔ وہ اب دلہن بننے والی ہیں تھوڑا پروٹوکول تو دینا پڑے گا۔ چائے میں اور آمنہ جا کر بنا لیتے ہیں۔" ردا کے اتنے میٹھے انداز میں کہنے پر آمنہ نے دل میں اسے داد دی۔

"ارے نہیں بیٹا میں بنا دیتی ہوں۔"

"چچی جان آپ بیٹھیں ہم بنا لیتے ہیں۔ اٹھو آمنہ۔" ردا فوراً سے کھڑی ہو گئی اور خاموش بیٹھی آمنہ کو آنکھیں دکھا کر بولی۔

"ہیں؟.... ہاں ممانی جان ہم بنا لیں گے۔" ردا کے ٹھوکے پر آمنہ بھی فوراً اٹھی تھی۔

وہ دونوں لان سے اٹھ کر لاؤنج کی جانب بڑھ گئیں۔ سب پیچھے دوبارہ باتوں میں مصروف ہو گئے۔

www.novelsclubb.com

"آمنہ میں الماری دیکھتی ہوں، تم باقی کمرے کا جائزہ لو۔" وہ دونوں زرش کے کمرے میں موجود تھیں۔

"اوکے!" آمنہ فوراً ڈریسنگ ٹیبل کی جانب بڑھی۔ ردا نے الماری کھولی تو کپڑوں کا ڈھیر اسکے منہ پر آگرا۔

"مجھے نہیں پتہ تھا کہ زرش اتنی پھوہڑ ہے۔" کپڑوں کے ڈھیڑ کو افسوس سے دیکھتے ہوئے ردا نے کہا۔ آمنہ ایک نظر اسکے قدموں میں پڑے کپڑے دیکھ کر درازوں کی جانب متوجہ ہو گئی۔ ردا کو پوری الماری چیک کر لینے پر بھی کوئی قابلِ مشکوک چیز نظر نہیں آئی۔

"آمنہ کچھ ملا؟"

"نہیں سب عام استعمال کی چیزیں ہے۔ غیر معمولی تو کچھ بھی نہیں۔" ردا نے مایوسی سے پورے کمرے پر ایک نگاہ دوڑائی۔

"کوئی فایدہ نہیں ہوا یہاں وقت ضائع کرنے کا۔" ردا سارے کپڑوں کو اسی انداز میں الماری میں گھساتے ہوئے بولی۔

"آمنہ ردا کہاں ہو تم دونوں۔" مائرہ کی آواز پر الماری کو بند کرتا ردا کا ہاتھ تھما۔ آمنہ فوراً کمرے سے باہر بھاگی۔

www.novelsclubb.com

"چائے نہیں بنا رہے تم لوگ؟" کچن سے نکلتی مائرہ نے آمنہ کو دیکھ کر حیرت سے پوچھا۔

"وہ بنانے ہی والے تھے کہ ردا کو واشروم جانا تھا تو میں نے سوچا کہ وہ واشروم سے ہو لے پھر مل کر بنائیں گے۔"

"نکمی لڑکی آؤ میں بناتی ہوں۔" مائرہ ہنس کر کہہ کر واپس کچن میں چلی گئی تو آمنہ شکر کا سانس لیتے ہوئے اس کے پیچھے۔

"میرے بغیر ہی چائے بنا رہے ہو؟" کچھ منٹوں بعد ردا بھی مسکراتی ہوئی کچن میں داخل ہوئی تھی۔ اسکی مسکراہٹ میں گہرائی تھی۔

••••••••••••••••••••••••••••

ایک ہفتے میں وہ بالکل تندرست ہو گیا تھا۔ بس ماتھے والا زخم ابھی ٹھیک نہیں ہوا تھا۔ پورے برآمدے میں پراٹھوں کی بھینی بھینی خوشبو پھیلی ہوئی تھی۔

"اماں! زوہا کے لیے فرائی ایگ بنا دیں۔ آملیٹ نہیں اب یہ کھاتی۔" برآمدے میں بچھی چارپائی پر بیٹھے گود میں بٹھائے ازلان کو چھوٹے چھوٹے نوالے کھلاتے

www.novelsclubb.com

ہوئے وہ خدیجہ بیگم کے پوچھنے پر بولی تھی۔جبرائیل صاحب اور زریب ایک ساتھ ہی بیٹھے ناشتہ کر رہے تھے۔اور آپس میں کسی کاروباری معاملے پر بات چیت بھی جاری تھی۔ مستقیم سامنے پڑے ناشتہ کو دیکھتا مسلسل کسی سوچ میں گم تھا۔وہ صبح ہی لاہور سے واپس لوٹا تھا۔

انڈے کی پلیٹ ہاتھ میں تھامے خدیجہ بیگم کچن سے نکلتی مستقیم کو دیکھتی ہوئی چونکی تھیں۔

"مستقیم دھیان سے کھانا کھاؤ۔" مستقیم نے گہرا سانس لے کر انکی جانب دیکھ کر سر کو جنبش دے کر ناشتے کی جانب ہاتھ بڑھا دیا۔نویرہ کو پلیٹ پکڑا کر انہوں نے پھر سے مستقیم کی جانب دیکھا جو نظریں جھکائے خاموشی سے ناشتہ کر رہا تھا۔اسکی خاموشی سے انہیں اپنا دل کٹتا ہوا محسوس ہوا۔

"امی میں نہیں پڑھنا چاہتا۔آپ سمجھنے کی کوشش کریں۔" خدیجہ بیگم کی افسردہ سوچ انہیں ماضی میں دو دن پیچھے لے گئی۔

www.novelsclubb.com

"کیوں نہیں پڑھنا چاہتے؟ تم نے ٹیسٹ دیا ہے۔ پھر اب کیوں؟" خدیجہ بیگم حیرت سے بولیں تو انکی آواز میں غصہ اور نمی واضح تھی۔ جبرائیل صاحب خاموشی سے کرسی کی پشت سے سر ٹکائے کھلی کتاب کو سینے پر الٹائے اسے دیکھ رہے تھے جیسے اسکی سوچ پڑھنا چاہتے ہوں۔

"امی! کیا کروں گا پڑھ کر؟ چار سال پیسے لگائیں گے اور کیا گارنٹی ہے کہ چار سال بعد مجھے اچھی نوکری مل جائے گی؟ آجکل نوکریاں نہیں ہیں۔ میں جتنا بھی پڑھ لوں بیکار ہے۔ کوئی چھوٹی سی جاب کے ساتھ میں اوپن بی-اے کر لوں گا۔" وہ اکتا کر بولا تھا۔

"کیوں نہیں ملے گی نوکری؟ اللہ پر بھروسہ کرنا چھوڑ دیا ہے کیا؟ اور یہ تو تمہاری خواہش تھی نا؟" وہ اس بار بولیں تو ایک آنکھ سے آنسو بہہ گیا۔

www.novelsclubb.com

"ہر خواہش پوری ہونے کے لیے نہیں ہوتی امی۔ اور میں اتنا خود غرض نہیں ہوں کہ جب میرے گھر والوں کو سب سے زیادہ میری ضرورت ہے تب میں ان پر بوجھ بن جاؤں۔" نظریں جھکائے اس بار وہ بے بسی سے بولا تو جبرائیل

صاحب نے کتاب کو سینے سے اٹھا کر سامنے میز پر بند کر کے رکھا اور مستقیم کے سامنے آ کھڑے ہوئے۔

"مستقیم جبرائیل!... تمہارا باپ غریب ضرور ہے لیکن ابھی اتنا بے بس نہیں ہوا کہ اپنے بیٹے کا واحد خواب پورا نہ کر سکے۔" مستقیم نے انکی جانب دیکھا۔

"میرا خواب میری بہن کی خوشی اسکا سکون ہے بس! پہلے بھی میں اسی کے لیے بہت کمانا چاہتا تھا اور آج بھی میں اس کی سپورٹ بننا چاہتا ہوں۔" جبرائیل صاحب نے تاسف سے اسکی جانب دیکھا۔

"میں ہوں نا تمہاری بہن کو خوش رکھنے کے لیے مستقیم!" وہیل چیئر چلاتا زریب کھلے دروازے سے اندر داخل ہوا تو ایک دم وہ تینوں چونکے تھے۔

"ٹانگوں نے ساتھ چھوڑ دیا تو کیا ہوا باقی تو سلامت ہوں۔ میں خود کوشش کروں گا۔ مستقیم میرے بھائی روزی کا وعدہ اللہ کا ہے تم بے فکر ہو جاؤ اور پڑھو۔" زریب نے کہا تو مستقیم اسکی ٹانگوں کے پاس اسکے گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ گیا۔ اور چہرہ اٹھا کر اسکے چہرے پر نظریں جما کر بولا۔

www.novelsclubb.com

"زریب بھائی! میں واقعی اب کمانا چاہتا ہوں۔ مجھے جاب بھی مل گئی ہے۔ ساتھ ساتھ پڑھوں گا بھی لیکن پلیز کوئی یہ مت سمجھے کہ میں کوئی قربانی دے رہا ہوں۔" مستقیم کی جاب والی بات پر جبرائیل صاحب نے اسے چونک کر دیکھا۔

"لیکن مستقیم..."

"پلیز امی!" خدیجہ بیگم نے کچھ کہنا چاہا تو وہ ٹوک گیا۔

"کہاں ملی ہے جاب؟" جبرائیل صاحب اچھنبے سے پوچھ رہے تھے۔

"ابو! لاہور ایک فرم ہے وہاں کمپیوٹر ورک ہو گا۔ کل سے جوائننگ ہے۔" مستقیم اٹھتے ہوئے بولا وہ حسن آفندی کا نام مصلحتاً چھپا گیا تھا۔

"کل جوائننگ ہے اور تم اب اطلاع دے رہے ہو؟ مستقیم اجازت تو دور کی بات تم نے اپلائے کرنے سے پہلے بتانے کی زحمت بھی نہیں کی۔" خدیجہ بیگم صدمے سے بولی تھیں۔

"امی سمجھنے کی کوشش کریں مجھے۔" وہ نرمی سے التجائیہ انداز میں بولا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ایک گجرانوالہ جا بیٹھا ہے اور تم لاہور چلے جاؤ۔ماں باپ کی فکر کسے ہے یہاں۔ماں باپ نے پال پوس کر جوان کر دیا بس انکا کام ختم۔" خدیجہ بیگم جذباتی ہو گئیں۔

"امی! لاہور دور تو نہیں ہے ڈیڑھ گھنٹا لگتا ہے بس! امی سمجھیں نا! ابو آپ ہی سمجھائیں۔" مستقیم چہرے پر بے چارگی سجائے بولا تھا۔

"میں کیا سمجھاؤں اب؟ مرضی تو تم نے بھی اپنی کرنی ہے تو کرو۔ خدیجہ پریشان مت ہوئیں دو بیٹے گھر سے دور ہوئے تو کیا ہوا؟ اللہ نے دو اور بیٹے دے دیے۔ زریب اور ہمارا شیر ازلان ہے نا!" جبرائیل صاحب واپس کرسی پر بیٹھتے ہوئے کتاب کو ہاتھ میں لیتے ہوئے ناراضگی سے بولے۔ مستقیم نے کچھ شرمندگی سے انکی جانب دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"امی!..." وہ خدیجہ بیگم کے قریب آ کھڑا ہوا۔

"رہو گے کہاں وہاں؟" اپنے آنسو پونچھتے ہوئے انہوں نے پوچھا۔

"ابو بکر بھائی کا ایک طالبعلم ہے وہ بھی وہیں جاب کرتا ہے۔اسکے ساتھ رہوں گا۔" وہ مسکرا کر بولا لیکن اسکی مسکراہٹ میں بھی اداسی واضح تھی۔

"مطلب کہ ابو بکر کو بھی پتہ ہے۔بس ماں باپ کو ہی دودھ سے مکھی کی طرح نکال دیا ہے؟" خدیجہ بیگم تاسف سے بولی تھیں۔

"نہیں بھائی کو نہیں پتہ۔انکے اس طالبعلم کو میں پرسنلی جانتا ہوں۔اور اتفاق سے وہ جس جگہ جاب کرتا ہے مجھے بھی وہیں جاب ملی ہے۔ابو بکر بھائی کو آپ منائیں گی پلیز!" مستقیم نے التجائیہ انداز میں کہا۔

"مستقیم..."

"خدیجہ بیگم مت روکیں۔" جبرائیل صاحب خدیجہ بیگم کے کچھ کہنے سے پہلے ہی دوٹوک انداز میں روکا تھا۔

www.novelsclubb.com

"آؤ پھر پیکنگ کر دوں۔" خدیجہ بیگم کہہ کر کمرے سے نکل گئیں۔

"مستقیم! کیوں اپنے مستقبل کو داؤ پر لگا رہے ہو؟" زریب اداسی سے پوچھ رہا تھا وہ بھی بے بس تھا بہت بے بس!

"آپ فکر نہیں کریں سب بہتر ہوگا۔" وہ مسکرا کر کہتا نظریں جبرائیل صاحب پر ٹکا گیا جو ناراض ناراض سے کتاب پر نظریں جمائے بیٹھے تھے۔ زریب ایک تاسف زدہ نظر اس پر ڈال کر کمرے سے نکل گیا۔

"ابو!" وہ جبرائیل صاحب کی کرسی کے پاس پڑی کرسی کھینچ کر اس پر بیٹھ گیا۔

"آپ ناراض ہیں؟" اس نے انکے ہاتھ سے کتاب تھام کر میز پر رکھتے ہوئے سوال کیا۔

"مستقیم! تم کیوں ہوا ایسے؟" جبرائیل صاحب نے جس انداز میں سوال کیا تھا وہ اسے الجھا گیا۔

"کیسا ہوں میں؟" اس کے سوال پر جبرائیل صاحب اداسی سے مسکرائے۔

"یاد ہے؟ اس دن ہم سب چھت پر دھوپ میں بیٹھے ہوئے مالٹے کھا رہے تھے جب تم مدرسے سے روتے ہوئے واپس آئے تھے۔" اپنے سر کو کرسی کی پشت پر ٹکاتے ہوئے جبرائیل صاحب کسی سوچ کے پیشِ نظر بول رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

"تمہارے کپڑوں پر کیچڑ لگا ہوا تھا۔اور آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو جمع تھے۔تم شاید تب بارہ سال کے تھے۔" دماغ پر زور ڈالتے ہوئے وہ بولے تو وہ جو توجہ سے انہیں سن رہا تھا سمجھ گیا کہ وہ کیا کہنے والے ہیں۔

"تمہارا مدرسہ گھر سے دور تھا اور تمہیں وہاں سے پیدل چل کر آنا پڑتا تھا۔اکثر تم اپنے دوست کے ساتھ اسکے سائیکل پر آجایا کرتے تھے۔لیکن کبھی کبھی اسکی غیر موجودگی میں تم پیدل آتے اور آتے آتے تمہیں شام ہو جاتی۔اس دن تمہارے کچھ ساتھیوں نے تمہارے غریب ہونے پر تمہارا مزاق بنایا تھا۔اور ہنسنے والوں میں تمہارا وہ دوست بھی تھا جس کی سائیکل پر اسکے پیچھے بیٹھ کر تم گھر آتے تھے۔" مستقیم سر جھکا کر خاموشی سے سن رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اس دن اسے ہنستا دیکھ کر تم روتے ہوئے پیدل بھاگ کر آئے تھے اور راستے میں کہیں گر بھی گئے تھے۔اس دن تم نے گھر آکر مجھ سے کہا تھا کہ اب اس دوست کے ساتھ کبھی نہیں جاؤ گے اس لیے تمہیں اپنی سائیکل چاہیے۔" مستقیم ہاتھ ملائے نظریں اپنے جوتوں پر جمائے خاموش بیٹھا تھا۔

"میں اتنی حیثیت نہیں رکھتا تھا کہ تمہیں سائیکل خرید کر دے سکوں۔ میں تمہیں مارکیٹ لے گیا تھا کہ شاید کوئی سستی سائیکل مل جائے۔اور تم نے دکان میں جا کر سائیکل یہ کہہ کر لینے سے انکار کر دیا کہ تم اپنے اسکول کے کسی رننگ کمپیٹیشن میں پارٹیسپیٹ کرنا چاہتے ہو تو تم اب ہر جگہ پیدل ہی جاؤ گے تا کہ تم اچھا دوڑ سکو۔تب میں خاموش ہو گیا کیونکہ میں جان گیا تھا کہ میرا بیٹا اپنے باپ کی جیب کی حیثیت سے واقف ہو گیا ہے۔" وہ کہتے ہوئے تاسف سے مسکرائے تھے۔ مستقیم نے انکی جانب دیکھا اسے یاد آیا تھا کہ کیسے دکان میں داخل ہونے سے پہلے اسکے باپ کے چہرے پر اپنے بٹوے کی جانب دیکھ کر آئی پریشانی وہ بھانپ گیا تھا اور رننگ کمپیٹیشن کا جھوٹ بول گیا تھا۔ یہ پہلی دفعہ نہیں تھا کہ اس نے انکی پریشانی بھانپ کر اپنی خواہش سے قدم پیچھے ہٹائیں ہوں شاید تب پہلی بار جبرائیل صاحب نے محسوس کیا تھا۔اب کی بار وہ بھی اداسی سے مسکرایا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تم ابو بکر اور نویرہ سے مختلف تھے۔وہ چھوٹی چھوٹی فرمائش کر کے منواتے رہتے تھے لیکن تم نہیں۔تب پہلی بار تم نے فرمائش کی اور میں پوری نہ کر سکا۔دوسری فرمائش تم نے تب کی تھی جب نویرہ کی شادی کے بعد اسکی ساس اور نند نویرہ کو لینے آئے تھے۔شاید تم نے انکی کوئی باتیں سنی تھیں۔تب جب میں رات سونے کے لیے لیٹ گیا تھا تم تب میرے پاس آئے تھے یہ کہنے کہ تم بہت پڑھنا چاہتے ہو۔اور پڑھ کر بہت کمانا چاہتا ہو تاکہ نویرہ باجی کے سسرال والے اسے بے عزت نہ کریں۔میں نے تب خود سے وعدہ کیا تھا کہ تمہیں ضرور پڑھاؤں گا یہ وعدہ بھی نہ پورا کر سکا۔اب کی بار بھی تم باپ کی جیب کی حیثیت اور گھر کے حالات دیکھ کر پیچھے ہٹ گئے ہو۔" مستقیم نے انکی جانب دیکھا تو انکی آنکھوں میں گہری اداسی تھی۔اس نے آگے بڑھ کر انکا ہاتھ تھاما۔

"ابو! آپ نے ہمیں اپنی ہمت سے بڑھ کر دیا ہے۔مجھے آپ سے یا کسی سے کوئی شکوہ نہیں بس یہ اللہ کی مرضی ہے۔میں راضی ہوں اللہ کی رضا میں۔آپ بھی دل پر بوجھ نہ لیں۔آپ ایک بہترین باپ ہیں۔لیکن آپ انسان ہیں اور

www.novelsclubb.com

انسان بے بس ہوتے ہیں اپنی تقدیر کے آگے۔"وہ جب بولا تو جبرائیل صاحب کو اپنے دل کا ایک بوجھ ہلکا ہوتا ہوا محسوس ہوا۔

"کوئی بھی مسئلہ ہو تو سب سے پہلے مجھے بتانا۔اللہ تمہارا حامی وناصر ہو۔"وہ مسکرا کر اسکے سر پر محبت سے ہاتھ پھیرتے ہوئے بولے تھے۔

مستقیم سر ہلاتا مسکرا دیا اسکا بھی دل ایک دم سے ہلکا ہو گیا تھا،وہ ابو کو ناراض کر کے نہیں جانا چاہتا تھا۔

••••••••••••••••••••••••••••

کمرے میں داخل ہوتے ہی وہ فوراً اپنے بیگ کی جانب بڑھی جو گھر آتے ہی اس نے کمرے میں رکھ دیا تھا۔اور ڈنر کے بعد اب دیکھنے کا موقع ملا تھا۔اس نے فوراً بیگ کھول کر اندر سے ڈائری نکالی تو چہرے پر گہری مسکراہٹ ابھری۔

"آخر کار! زرش کچھ تو ملا۔"وہ ڈائری کو آنکھوں کے سامنے لہراتے ہوئے گرنے کے انداز میں صوفے پر بیٹھی تھی۔دروازہ ناک ہونے پر اس نے تیزی سے ڈائری صوفے کے کشن کے نیچے رکھی۔

www.novelsclubb.com

"کون ہے آجاؤ."

"باجی یہ آپکے لیے دودھ۔"

"ہاں رکھ دو۔" ملازمہ دودھ کا گلاس رکھ کر چلی گئی تو اس نے مسکراتے ہوئے ڈائری نکالی۔

"لیٹس انجوائے ملک ود یور پرسنل ڈائری۔" گود میں رکھی ڈائری کے پہلے ہی صفحہ پر سرخ رنگ کے مارکر سے لکھے 'زرش فاطمہ' کو دیکھ کر وہ مسکراتے ہوئے بولی۔ دودھ کا گلاس اٹھا کر ایک گھونٹ بھرا اور اگلا صفحہ پلٹا۔ اگلے صفحے پر لکھے الفاظ اس کے منہ میں گئے دودھ کو فوارے کی صورت باہر لے آئے۔

"قرآن نوٹس!" حیرت کا دھچکہ شدید تھا۔

اس نے تیزی سے اگلے صفحات پلٹے جہاں کلر فل مارکرز سے آیات ہائی لائٹ کر کے لکھی گئی تھیں۔ تقریباً آدھے سے زیادہ ڈائری لکھی ہوئی تھی۔ ردا نے ڈائری میز پر رکھ دی۔ اتنے میں اسکا موبائل بجنے لگ گیا۔

www.novelsclubb.com

"رداتم نے پڑھی ڈائری؟ کیاراز چھپائے ہوئے ہیں زرش نے اس میں؟"آمنہ کے بے تابی سے پوچھے جانے والے سوال پر اس نے گہرا سانس لیا۔

"کوئی راز نہیں ہیں۔وہ قرآن نوٹس ہیں۔"

"قرآن؟ مطلب ہم نے قرآن چوری کیا ہے؟"آمنہ تقریباً چیخی تھی۔ردا نے آنکھیں گھمائیں۔

"کل صبح میں ڈرائیور کے ساتھ آکر ڈائری تمہیں دے جاؤں گی۔زرش کالج ہو گی تو تم واپس اس کے کمرے میں اس خفیہ تہ خانے میں رکھ دینا۔"دودھ کا گھونٹ بھرتے ہوئے ردا نے کہا۔

"ردا ہم نے قرآن کی چوری کی ہے۔مجھے تو آنکھوں کے سامنے جہنم کی آگ نظر آرہی ہے۔"آمنہ کی خوف میں ڈوبی آواز پر ردا کے ماتھے پر بل پڑے۔

"یو بیٹر ڈونٹ سپاؤٹ نان سینس۔(بہتر ہے تم بکواس نہ کرو۔)"درشتی سے بول کر اس نے فون کاٹ دیا۔دودھ ختم کر کے ایک نظر اس نے اس ڈائری کو دیکھا اور پھر اسے اٹھا کر سائیڈ ٹیبل پر رکھتے رکھتے رک گئی اور پھر اسے کتابوں

www.novelsclubb.com

کے سب سے اوپر والے ریک میں رکھا اور لائٹ آف کر کے بیڈ پر آکر لیٹ گئی۔

"تم میں کچھ غلط نہ ہو یہ ممکن ہی نہیں۔ تم دیکھنا میں تمہارے عیب ڈھونڈ کر ہی رہوں گی زرش فاطمہ۔" آنکھیں بند کرتے ہوئے اس نے خود سے عہد کیا۔

••••••••••••••••••••••••

"اسلام علیکم میں مستقیم جبرائیل ہوں! مجھے حسن آفندی سے ملنا ہے۔" ریسپشنسٹ نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔

"سر آفندی آپ ہی کا انتظار کر رہے ہیں آپ سیکنڈ فلور پر آفس نمبر تھری میں چلے جائیں۔" مستقیم سر ہلا کر لفٹ کی جانب بڑھ گیا۔ سیکنڈ فلور کے تھرڈ آفس میں ناک کر کے اجازت ملنے پر داخل ہوا تو دلفریب سی خوشبو نے اسکا استقبال کیا۔ حسن آفندی آنکھوں پر نظر کا چشمہ لگائے لیپ ٹاپ پر جھکا ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ارے مستقیم آ گئے ہو، صبح سے انتظار کر رہا ہوں۔" حسن آفندی اسے دیکھ کر اپنی کرسی سے اٹھ کر گرمجوشی سے ملا تو ان کے اخلاق نے مستقیم کو مسکرانے پر مجبور کر دیا۔

"آؤ بیٹھو کیا پیو گے بتاؤ؟" وہ اپنائیت سے پوچھ رہا تھا۔ انداز میں بناوٹی پن نہیں تھا۔

"نہیں نہیں کچھ بھی نہیں۔ آپ تکلفات میں مت پڑیں۔ میں یہاں مہمان کے طور پر نہیں بلکہ ایک امپلائے کے طور پر آیا ہوں۔" مستقیم کی بات پر وہ مسکرا دیا۔

"علی دو کافی لاؤ۔ اور ارسلان کو بھی میرے آفس بھیجو۔" کافی کا آرڈر دے کر وہ مستقیم کی جانب متوجہ ہوا اس سے گھر میں سب کی خیریت دریافت کرنے لگ گیا۔ اتنے میں ایک شخص آفس کا ڈور ناک کر کے اندر داخل ہوا۔

"یس سر!"

www.novelsclubb.com

"ہاں ارسلان یہ مستقیم ہے۔ نیوامپلائے آج سے تمہاری جگہ یہ کام کرے گا اور تم اپنی پچھلی پوسٹ پر واپس آجاؤ۔ تم آج ہی اسے سارے کام سمجھا دینا۔"

ارسلان نے چونک کر مستقیم کی جانب دیکھا۔

"لیکن سر یہ تو...."

"کوئی پرابلم ہے؟" حسن آفندی نے ٹوکا۔

"نو سر میں سمجھا دوں گا۔" ارسلان خاموشی سے نظریں جھکا گیا۔

"ٹھیک ہے پھر جاؤ۔" ارسلان سر ہلا کر باہر چلا گیا۔

"انکل آپ مجھے اویلیبل سیٹ دیں، یوں کسی اور کا حق..."

"مستقیم وہ پوسٹ ارسلان کو ٹیمپریرلی ہی ملی تھی۔ وہ پوسٹ تمہاری ہے۔ تم بے فکر رہو میں کسی اور کا حق تمہیں نہیں دے رہا۔" مستقیم نے خاموشی سے سر کو ہاں میں جنبش دی۔ اتنے میں ایک لڑکا کافی لے کر اندر داخل ہوا۔ مستقیم نے کافی کو دیکھ کر گہرا سانس لیا۔ اسے کافی بالکل نہیں پسند تھی لیکن اب مجبوراً پینی تھی۔

www.novelsclubb.com

•••••••••••••••••••••••••

لان میں دھوپ میں بیٹھے سب مالٹوں سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔

"مائرہ میرے کمرے کی تم نے صفائی کروائی ہے آج؟"

"ہاں روز میں ہی کرواتی ہوں، کیا ہوا؟" مائرہ نے زرش کی طرف دیکھا جو مالٹا کھاتے ہوئے سوال کر رہی تھی۔

"میری ڈائری نہیں مل رہی۔"

"کمرے میں ہی ہو گی، ڈائری نے کہاں جانا؟ اب اسے خود پاؤں لگنے سے تو رہے۔" شبانہ بیگم کی بات پر پھوپھو اور مائرہ ہنس دیں جبکہ آمنہ کا مالٹا گلے میں اٹک گیا۔

"میں پورا کمرہ صبح کا تین تین بار چیک کر چکی ہوں۔ کہیں نہیں ہے۔ اور مجھے اچھے سے یاد ہے وہ میں نے لا کر میں رکھی تھی۔" زرش کی بات پر شبانہ بیگم ہنس دیں۔

www.novelsclubb.com

"رات چور آئے ہوں گے تمہاری تجوری سے ڈائری چوری کرنے۔ حد ہے بھئی! اب ڈائریز لاکرز میں رکھی جائیں گی۔" آمنہ کو کھانسی کا دورہ پڑا تھا۔

"ارے ارے کیا ہو گیا؟ لو یہ پانی پیو۔" مائرہ نے فوراً سے آمنہ کو پانی دیا۔

"گھر میں ہی دیکھو اِدھر اُدھر کہیں رکھ کر بھول گئی ہو گی۔ ابھی چل کر آٹا گوندھو۔" شبانہ بیگم کی بات پر زرش نے ناراضگی سے انکی جانب دیکھا۔

"مجھے نہیں گوندھنا آتا۔" وہ منہ بنا کر بولی۔

"کچھ آتا ہے؟ سسرال جا کر ماں کو ہی باتیں کروائے گی۔ میری مائرہ نویں کلاس میں تھی تب سے میرے ساتھ ہاتھ بٹانے لگ گئی تھی اور اس نکمی کو دیکھ لو مجال ہے کوئی کام کر لے۔" شبانہ بیگم غصے سے بولیں۔

"اچھا بھابھی ڈانٹیں نہیں بچی ہے سیکھ لے گی۔" پھوپھو نے شبانہ بیگم کا غصہ کم کرنے کو کہا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں اس لڑکی نے تو ماں کی ناک ہی کٹوانی ہے۔ اس دن میں دربار کیا چلی گئی باپ کے لیے دو روٹیاں پکانی پڑ گئیں پورا کچن گندہ کر دیا۔ اب آپ بتائیں میں

کیا کروں اسکا؟"زرش نے شبانہ بیگم کو دیکھا جو ہمیشہ کی طرح آج بھی بات کو اس کے نقمے پن کی جانب لے گئیں تھیں۔

"سارے بچوں سے زیادہ پھوہڑ ہے۔"زرش کا منہ کھل گیا۔

"امی سب سے زیادہ مارکس بھی تو اگزیمز میں میں ہی لاتی ہوں۔"زرش نے بیچارگی سے کہا۔

"کیا کروں؟تمہارے وہ نمبر میرے کس کام کے؟مجھے کیا فائدہ ان نمبروں کا؟"

"اچھا امی بس کریں۔میں آٹا گوندھ دیتی ہوں۔"مائرہ فوراً سے بولی تو شبانہ بیگم نے غصے سے اسے دیکھا۔

"کچھ دنوں میں تمہاری شادی ہو جائے گی پھر کون ہاتھ بٹائے گا میرا؟"

www.novelsclubb.com

"اچھا امی جارہی ہوں آٹا گوندھنے۔"زرش بے بسی سے کہہ کر اٹھ گئی۔وہ تو کچن میں چلی گئیں لیکن شبانہ بیگم کی صلواتیں نہ رکیں۔

•••••••••••••••••••••••••••••

"مستقیم جبرائیل؟" ساتھ والی کرسی پر آکر بیٹھتے شخص کو دیکھ کر وہ چونکا۔

"بن یامین! کیسے ہو؟" مستقیم مسکرا کر بولا۔

"میں ٹھیک ہوں۔ یہ بتاؤ آفس کیسا لگا۔" بن یامین کے سوال پر وہ مسکرایا۔

"جیسے سب آفس ہوتے ہیں بالکل ویسا۔"

"بورنگ آنسر۔" اس کے ناک چڑھا کر کہنے پر مستقیم مسکرا دیا۔

"میں تو بورنگ ہی ہوں۔" کہہ وہ اپنے ڈیکسٹاپ کی جانب متوجہ ہو گیا۔

"تم گھر کی بجائے ہاسٹل میں کیوں شفٹ ہو گئے؟"

"فلحال تمہارے گھر کا کرایہ افورڈ نہیں کر سکتا۔" "تو تم مجھے بتاتے ابو بکر بھائی کی خاطر میں کم کر دیتا۔

"نہیں اب ضرورت نہیں!"

www.novelsclubb.com

"پھر کب ضرورت ہو گی، پتہ ہے مجھے کتنی شرمندگی ہوئی ابو بکر بھائی کے سامنے جب انہوں نے پوچھا کہ تم میرے ساتھ کیوں نہیں ٹھہرے۔"

"جب ضرورت ہوئی تب بتادوں گا،اور تم ابو بکر بھائی کی باتوں کو زیادہ سیریس نہ لیا کرو وہ تو بس یوں ہی بولتے ہیں" اسکی بات پر بن یامین نے ایک ناراض نظر اس پر ڈالی تھی۔

"ویسے تمہارے آنے سے ارسلان نامی بلا کافی ناخوش ہے۔" بن یامین کے شرارت سے کہنے پر مستقیم نے ایک نظر اسے دیکھا۔

"اس کے رویے سے اندازہ ہو گیا ہے مجھے۔" بن یامین ہنس دیا۔

"اسکے رویے کو سر پر نہ چڑھانا۔اسکا رویہ ہر دوسرے بندے کے ساتھ ایسا ہی ہوتا ہے۔ تمہیں تو پھر پوسٹ اسکو ہٹا کر ملی ہے یہ بات آرام سے وہ ہضم نہیں کر پائے گا۔" بن یامین نے ہلکے پھلکے انداز میں کہا۔

"میں نے کہا بھی تھا سر سے لیکن..."

www.novelsclubb.com

"اونہوں! ارسلان یہ پوسٹ ڈیزرو نہیں کرتا۔اس پوسٹ کو کسی محنتی اور ایماندار شخص کی ضرورت تھی اس جیسے کی نہیں جو اپنے سے نچلے ورکرز کو ہر

وقت ذلیل کرتا رہتا تھا۔مجھے یقین ہے یہ غریب ورکرز کی دعائیں ہی ہیں جو وہ آج اس پوسٹ پر نہیں۔"

"مجھے ورکرز کو سوپروائز کرنا ہے۔انکی مینیجمینٹ دیکھنی ہے۔اور کچھ حد تک فائنانس کا کام بھی۔ تمہیں نہیں لگتا یہ جاب میرے کیلیبلر سے اونچی ہے۔ میری کوالیفیکیشن جسٹ ایف ایس سی ہے۔" مستقیم تذبذب سے بولا۔

"مستقیم جہاں تک میں سر آفندی کو جانتا ہوں وہ کبھی بھی اپنا نقصان نہیں ہونے دیتے۔ان کے لیے سب سے اہم پروفٹ ہے اگرانہوں نے تمہیں اس سیٹ کے لیے منتخب کیا ہے تو ضرور تم میں کچھ تو دیکھا ہی ہو گا۔اور خود پر بھروسہ رکھو ابوبکر صاحب کے بھائی ہو انکی طرح محنتی ہو گے مجھے یقین ہے تم کر لو گے۔" مستقیم دھیما سا مسکرادیا۔

www.novelsclubb.com

اسے محنت کر کے اب ثابت کرنا تھا کہ وہ واقعی ہی کر سکتا تھا۔

•••••••••••••••••••••••••••••

"ایک ایک سوٹ کو سلیقے سے تہہ لگا کر رکھو۔" زرش کے سر پر کھڑی شبانہ بیگم نے حکم دیا۔

"دوبارہ.... کھولو یہ تہہ اور دوبارہ لگاؤ۔"

"امی..!" زرش نے بے چارگی سے انکی جانب دیکھا۔

"شاباش! صحیح سے کرو۔" زرش نے تہہ کھول کر دوبارہ لگائی۔

"مما وہاں بھائی بلا رہے ہیں۔" امل کی اطلاع پر شبانہ بیگم باہر کی جانب بڑھ گئیں تو اس نے سکون کا سانس لیا۔امل نے ایک جانتی نظر اس پر ڈالی اور شبانہ بیگم کے پیچھے باہر نکل گئی۔

"امی نے ہٹلر گری میں ہر ہٹلر کو پیچھے چھوڑ دیا ہے۔" اپنے سامنے پھیلے کپڑوں کو دیکھتے ہوئے وہ منہ میں بڑبڑائی تھی۔

www.novelsclubb.com

"آپو مما کہہ رہی ہیں کہ ایک ایک تہہ صحیح ہونی چاہیے وہ پندرہ منٹ بعد آکر آپکی وارڈروب دیکھیں گی۔ اگر ٹھیک نہ ہوئی تو...." امل آنکھیں جھپکا جھپکا کر نیا حکمنامہ سنا کر جان بوجھ کر بات اُدھوری چھوڑ گئی تھی۔مائرہ کے بعد یہ امی کی

کاربن کاپی تھی زرش نے جل کر سوچا۔سارے ہٹلر اس گھر میں ہی پیدا ہوئے تھے۔

"آج تو سارا دن ہی یہیں لگ جانا ہے کب میں دوسرے کام کروں گی؟" زرش نے کپڑوں کو بے بسی سے دیکھتے ہوئے سوچا۔ تقریباً آدھے گھنٹے کی ان تھک مشقت کے بعد اب وہ تہہ لگائے کپڑوں کو الماری میں رکھ رہی تھی۔شبانہ بیگم اب بھی کپڑے دیکھتیں تو یقیناً انہیں تہیں پسند نہ آتیں، مگر زرش ان سے مطمئن تھی۔ بھلا امی کو آج تک مائرہ کے علاوہ بھی کسی نے مطمئن کیا جو اس نے کرنا تھا؟

کپڑے رکھتے ہوئے اسے الماری کے سب سے نچلے خانے میں خاکی رنگ کی گرم چادر نظر آئی۔ہاتھوں میں تھامے کپڑوں کو اس نے بیڈ پر رکھتے ہوئے نیچے جھک کر اس چادر کو باہر نکالا۔اس چادر سے ایک مختصر لیکن مضبوط یاد جڑی ہوئی تھی۔کئی لمحے وہ اس چادر کو دیکھتی رہی۔اسے پارک والا منظر یاد آیا۔

www.novelsclubb.com

اسے وہ شخص کیوں یاد رہ گیا تھا؟اس نے صرف اسکی مدد ہی تو کی تھی۔اسکی یاداشت جتنی بھی اچھی تھی لیکن وہ لوگوں کو یاد رکھنے میں اتنی اچھی نہیں تھی۔ پھر کس طرح وہ اس دن اس شخص کو اسکی آواز سے پہچان گئی؟اسے شک نہیں تھا کہ وہ شخص وہی تھا یا نہیں...اسے یقین تھا وہ شخص وہی تھا...جو اسکی یاداشت میں ہمیشہ کے لیے درج ہو گیا تھا۔زرش نے گہرا سانس لیا۔اس چادر کی تہہ کھول کر اسے سلیقے سے دوبارہ تہہ کیا۔تمام کپڑوں میں سے دل لگا کر اس نے صرف اس چادر کو تہہ کیا تھا یہ شرف کسی اور کپڑے کو حاصل نہ ہوا تھا۔ اس کی تہہ امی اگر دیکھتیں تو ضرور پسند کرتیں کیونکہ شاید یہ اس نے احسان کے لیول تک دل سے کی تھی اسی لیے۔کچھ دن پہلے کے لائے گئے سوٹ کی پیکنگ اتار کر اس سوٹ کو ویسے ہی الماری میں پٹخا اور چادر کو اس پیکٹ میں سلیقے سے رکھ کر اسے اسی خانے میں واپس رکھ دیا۔اور باقی کپڑوں کی جانب متوجہ ہو گئی۔

•••••••••••••••••••••••••

"وہ کئی دفعہ پورا گھر چھان چکی ہے، الماری کے ہر ہر کپڑے بھی الگ کر کے دیکھ لیا جہاں ممانی جان کی پیشنگوئی کے مطابق ڈائری دبی تھی لیکن ڈائری ہوتی تو ہی اسے ملتی۔" آمنہ نے رازدارانہ انداز میں بتایا تھا۔

"کل جاتے ہوئے اسکی ڈائری لے جانا اور گھر میں کہیں بھی چھپا دینا اسے مل جائے گی۔" موبائل پر اسکرولنگ کرتے ہوئے ردا نے کہا۔

"تم خود کیوں نہیں لائی اس دن ڈائری میں انتظار کرتی رہی۔" آمنہ نے یاد آنے پر پوچھا۔

"میری ہمت نہیں ہوئی دوبارہ اسے ہاتھ لگانے کی۔" سامنے دیوار پر نظر ٹکا کر کچھ لمحوں بعد ردا بولی تو آمنہ چونکی۔

"وہ قرآن ہے ردا۔ اور اسے تم لائی تھی اسی لیے اسے تم خود ہی واپس کرنا مجھے مت گھسیٹو۔ مجھے قرآن چوری کرنے کے جرم میں جہنم میں نہیں جانا۔"

"واٹ نان سینس آمنہ تم ہر وقت جہنم جہنم کیوں کرتی رہتی ہو؟" ردا چڑی تھی۔

"جانتی ہو زرش نے مجھے کیا کہا تھا؟"

"کیا کہا تھا؟" ردا نے آئی برو اٹھا کر سوال کیا۔

"اس نے مجھے کہا کہ اگر تم میں اتنی ہمت ہے کہ اپنی محبت کی خاطر جہنم میں کود جاؤ۔ تو شوق سے جو چاہو کرتی جاؤ۔" آمنہ نے گہرا سانس لے کر بتایا۔

"تو؟" ردا نے آئی برو زا اٹھائیں۔

"تو یہ کہ مجھ میں جہنم میں کودنے کی ہمت نہیں ہے۔ شاید میں اتنی بزدل ہوں کہ اگر مجھے اپنی محبت کی خاطر جہنم میں کودنا پڑا تو میں اپنے بچاؤ کے لیے اپنی محبت کو جہنم کے سپرد کرنے کو تیار ہو جاؤں گی۔" آمنہ کی آواز میں عجیب سا خوف تھا۔

"تو زرش کی باتیں تم پر بھی اثر انداز ہونے لگ گئیں؟" ردا نے چبھتے انداز میں سوال کیا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں اسکی باتیں اتنی بھی ایمپریسو نہیں تھیں۔ مجھے جس چیز نے ڈرایا ہے وہ اسکی باتیں نہیں بلکہ وہ خواب ہے جسکی جھلکیوں میں میں نے آگ میں جلتے

ہوئے جسم دیکھے ہیں۔مجھے نہیں پتہ ردا وہ جہنم تھی یا کیا لیکن وہ خوفناک تھی۔ وہاں تاریکی تھی،اکیلا پن تھا...میں اس خواب تک سے ڈرتی ہوں۔"

"اگر اتنا ہی خوف تھا تو میرا ساتھ کیوں دے رہی ہو؟بلکہ زرش کی جاسوسی کا تم نے ہی مجھے کہا تھا۔"ردا چبا چبا کر بولی۔

"مجھے نہیں پتہ ردا!مجھے زرش کا مجھے ٹوکنا اچھا نہیں لگا۔زرش وہ لڑکی ہے جسے میں ہمیشہ ہر نئی چیز سکھاتی تھی۔اب جب وہ مجھ سے بڑی بن کر مجھے کچھ سکھانے لگی ہے تو یہ چیز مجھے اچھی نہیں لگی۔"

"آمنہ تم..."

"مجھے پندرہ منٹ پہلے تک بالکل بھی احساس نہیں تھا کہ میں کیا کر رہی ہوں لیکن اب...!مجھے احساس ہوا ہے کہ انجانے میں میں قرآن چوری کرنے جیسا بڑا گناہ کر چکی ہوں۔مجھے گلٹ محسوس ہو رہا ہے۔مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔"ردا خاموشی سے اسے دیکھتی رہی۔اس وقت ردا کو آمنہ اور گرگٹ میں کوئی فرق محسوس نہیں ہو رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"گرگٹ بھی وقت لیتا ہو گا رنگ بدلنے میں لیکن آمنہ ۔...!" آنکھیں گھما کر اس نے سوچا۔

"مجھے اپنی نمازیں چھوڑنے کا گلٹ نہیں، مجھے قرآن نہ پڑھنے کا گلٹ نہیں، مجھے زرا بھی گلٹ نہیں حارث سے دوستی پر، مجھے زرش کے عیبوں کے تعاقب پر کوئی گلٹ نہیں ردا مجھے احساس ہو رہا کہ میرا دل کالا پتھر ہو چکا ہے۔ بالکل کفارِ مکہ کے ان مشرکین جیسا کہ جن کا قرآن میں ایسے ذکر ہے کہ ان کے کان سننے اور دیکھنے کی صلاحیت کھو چکے ہیں۔ میں بھی سننے، دیکھنے اور سمجھنے کی صلاحیت کھو چکی ہوں۔ میں اتنی گنہگار ہو گئی ہوں کہ میں نے قرآن تک چوری کر لیا۔"

ردا نے اسے بے زاریت سے دیکھا۔

"میں سونے جا رہی ہوں اپنا میلوڈرامہ ختم کر کے اوپر آ جانا۔" ردا کہہ کر کمرے میں چلی گئی۔ آمنہ نے گھڑی کی جانب دیکھا رات کے گیارہ بجے کا وقت تھا۔ اس نے آج کوئی نماز نہیں پڑھی تھی۔

"کل سے نمازیں پڑھوں گی۔" دل میں سوچتے ہوئے وہ سونے چلی گئی۔

www.novelsclubb.com

پر کل کس نے دیکھی ہے؟ کون جانے جس کل پر عمل کو چھوڑا تھا وہ آئے گا بھی یا نہیں؟

••••••••••••••••••••••••••

(چار ماہ بعد)

ڈائی سنہرے بالوں کو اونچی ٹیل پونی کی شکل میں لال ربن سے باندھے براؤن شارٹ فراک کے ساتھ بلو جینز پہنے گلے میں لپٹے مفلر کے ڈیزائن پر انگلی پھیرتی وہ بے زار سی ایک دیوار سے ٹیک لگائے کھڑی اِدھر اُدھر اکتائی سی نظر دوڑا رہی تھی۔ تاحدِ نظر رنگ بدلتی ہوئی جھلملاتی روشنیاں آنکھوں کو خیرہ کر رہی تھیں۔ آنکھوں پر لگے چشمے کو اس نے بے زاریت سے اتارا اور موبائل کی سکرین کو سامنے کر کے وقت دیکھا تو چہرے کی بے زاریت میں مزید اضافہ ہوا۔ ایک اکتائی سی نظر مائرہ بھابھی اور اپنی والدہ پر ڈال کر اس نے نظریں پھیریں تو سامنے والی شاپ کی ونڈو سے نظر آتی ڈیپ ریڈ میکسی پر اسکی نظریں

www.novelsclubb.com

ٹک گئی تھیں۔وہ اس برائیڈل ڈریس شاپ سے نکل گئی اور سامنے والی دکان میں چلی گئی۔

"بیوٹیفل !" میکسی کو ہاتھوں سے چھوتے ہوئے وہ بے اختیار کہہ گئی تھی۔ سیلز گرل سے کہہ کر وہ اس میکسی کو نکلوا چکی تھی۔ شیشے کے سامنے وہ میکسی کو خود سے لگا کر کھڑی خود کو توصیفی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔اس کی نظروں میں ستائش ہی ستائش تھی۔وہ میکسی لے کر چینجنگ روم چلی گئی۔ڈیپ ریڈ سلیوٗ لیس میکسی اوپر سے تنگ اور نیچے سے پھیلی ہوئی اس پر بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔ شیشے کے سامنے کھڑے اس نے خود کو سراہتی نظروں سے دیکھا یہ میکسی اسے پسند آئی تھی اور یہ تو طے تھا کہ جو چیز ردا کو پسند آجائے وہ اسے چاہیے ہوتی تھی چاہے اسکی ضرورت ہو یا نہ ہو۔

www.novelsclubb.com

شادی کی آلریڈی تمام شاپنگ کر لینے کے باوجود بھی وہ میکسی کو پیک کروا کر باہر آئی تو ان دونوں کو وہیں مصروف پایا۔

"ایک برائیڈل ڈریس نہیں پسند کیا جارہا آپ دونوں سے؟" وہ قریب آکر اکتائے انداز میں بولی تو تائی جان نے ناراضگی سے اسکی جانب دیکھا۔

"ہم تمہیں ساتھ اس لیے لائے تھے کہ تم بھی کوئی آئیڈیا دو گی لیکن نہیں تمہیں تو بس جلدی لگی ہوئی ہے۔" سامنے موجود برائیڈل ڈریس کو دھیان سے دیکھتے ہوئے وہ بولی تھیں۔

"یہی لے لیں، اچھا لگ رہا ہے۔" ردا کے تیزی سے کہنے پر مائرہ نے اسے ناراضگی سے دیکھا۔

"ردا ولیمے کے لیے ڈریس لینا ہے اور ولیمے پر میرون کون پہنتا ہے؟" مائرہ کے کہنے پر وہ ایک اکتائی نظر ان پھیلے ہوئے ڈریسز پر ڈال کر بولی۔

"میں باہر ونڈو شاپنگ کر رہی ہوں۔ آپ جب فارغ ہوں مجھے کال کر دینا۔" کہہ کر وہ دکان سے نکل گئی۔ آس پاس کی دکانوں پر اچٹتی نگاہ ڈالتے ہوئے آگے سے آگے بڑھ رہی تھی جب ایک جگہ لوگوں کا ہجوم دیکھ کر رک گئی۔ ہجوم کو

www.novelsclubb.com

دیکھ کر اسے تجسّس ضرور ہوا لیکن پھر سر جھٹک کر آگے کی جانب بڑھنے لگی جب ایک آواز نے اسکے قدم روکے۔

"تم مرد جانتے بھی ہو کہ عورت کی عزت کیا ہوتی ہے؟" شاید وہ لڑکی تھی جسکی آواز زرداکو ہجوم کے درمیان سے آئی تھی۔

"اس میں اتنا تماشا کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ صرف ہاتھ ہی پکڑا ہے نا میں نے تمہارا۔ تم تو ایسے واویلا کر رہی ہو جیسے نا جانے کیا کر دیا ہے۔" اسے کسی لڑکے کے چیخنے کی آواز بھی سنائی دی۔ تو اسے کچھ کچھ معاملے کی سمجھ آئی۔ اس نے ناگواری سے سر جھٹکا۔

"پتہ نہیں کچھ لڑکیوں کو عزت کے نام پر اٹینشن سیک کرنے کا اتنا شوق کیوں ہوتا ہے؟" منہ میں بڑبڑاتے ہوئے وہ آگے بڑھ گئی۔

www.novelsclubb.com

••••••••••••••••••••••••••••••

ہوا کو چیرتے ہوئے پھیلے پنکھوں کو اٹھاتے جھکاتے وہ چونچ کی سیدھ میں اڑتے جا رہے تھے۔ سورج کا آتشی رنگ نارنجی رنگ سے گہرے سرخ رنگ میں

بدلتا ہوا آسمان کو کئی رنگوں سے منور کیے ہوئے تھا۔ بھانپ بھانپ کے پرندوں کے کئی گروہ وقفے وقفے سے آبادی کی سمت سے اڑتے درختوں کے جھنڈوں میں گم ہو رہے تھے۔اس کی نظریں مسلسل ڈوبتے سورج کے بدلتے رنگوں پر جمی ہوئی تھیں۔ جو دور تک پھیلی گول زمین کی اخیر پر کہیں آہستہ آہستہ گہرا سرخ ہونے کے ساتھ ساتھ ڈوبتا جا رہا تھا۔ اونچائی پر کھڑے اس نے ایک لمحے کے لیے اپنی نظریں چاروں طرف دوڑائیں۔ دور دور تک پھیلے درختوں سے ہوتے ہوئے اس نے اپنی نظروں کی آخری حد تک زمین کو گول پایا اسے دور دور تک کہیں زمین کا کنارہ نظر نہیں آیا۔ کس حد تک پر فیکشن ہے ناقدرت کے نظاروں میں وہ سوچ کر مسکرایا۔ ایک دم سے کوؤں کا ایک بڑا گروہ نظروں کی سیدھ میں لگے درختوں سے اڑا اور آسمان پر بارش کے ننھے قطروں کی مانند پھیل گیا۔ اپنے سر پر من موجی کوؤں کو اڑتا دیکھ وہ دھیما سا مسکرایا۔ سورج کے ڈوبتے ہی جہاں آسمان کا نارنجی رنگ سرمئی رنگ میں بدلا تھا وہیں دور کہیں سے اللہ اکبر کی صدائیں گونجتی سنائی دی تھیں۔ اپنے دونوں بازوؤں کو کمر پر

www.novelsclubb.com

باندھے وہ چہرہ اٹھائے آنکھیں بند کیے کھڑا تھا۔نومبر کی ٹھنڈی شاموں کی خنک اس کے ہاتھوں کی انگلیوں کو سرد اور کھڑی ناک کو سرخ کر گئی تھی۔ جیسے جیسے وقت بیتتا جارہا تھا سارے میں سردی مزید بڑھتی جارہی تھی۔زمین کے دور دور تک نظر آتے کناروں پر پھیلی دھند نرم ہلکے بادلوں سا سماں پیش کر رہی تھی۔

"مستقیم! کب سے یہاں اکیلے کھڑے ہو۔آجاؤ نماز کا وقت ہو گیا ہے۔"بن یامین کی آواز پر وہ پلٹا اور اسکی جانب دیکھا۔عمر میں اس سے ایک دو سال بڑا سانولے رنگ والا مگر پرکشش نین نقش والا لڑکا کھڑا تھا۔

"مسجد کتنی دور ہے یہاں سے؟"مستقیم کے سوال پر اس نے اچنبھے سے مستقیم کی جانب دیکھا جو سفید استری شدہ شلوار قمیض پہنے بالوں کو سلجھائے ہوئے انداز میں پیچھے کیے کھڑا تھا۔بن یامین نے پچھلے چار مہینوں میں جو بات نوٹ کی تھی وہ یہ تھی کہ اسے سفید رنگ بہت پسند تھا۔اور یہ بات تو بن یامین بھی دل سے قبول کرتا تھا کہ اس پر سفید رنگ جچتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"پچھلے آدھے گھنٹے سے تم چھت پر کھڑے صرف آسمان کو ہی تکے جا رہے تھے ؟" آنکھوں کو چھوٹا کیے وہ جانچتی نظروں سے مستقیم کو گھورتا پوچھ رہا تھا۔

مستقیم آج ہی اسکے گھر چھت پر موجود کمرے میں شفٹ ہوا تھا۔

"کیا مطلب ؟" مستقیم کو اسکا سوال بالکل غیر متوقع لگا تھا۔

"مطلب یہ کہ اگر تم نظروں کو آسمان سے ہٹا کر اس طرف دیکھنے کی زحمت کرتے تو تمہیں مسجد ضرور نظر آجاتی۔" اس کے اشارے پر مستقیم نے آگے ہو کر دیکھا تو واقعی نیچے تھوڑا فاصلے پر ایک کچی مسجد موجود تھی۔

"آذان کی آواز دور سے آئی تو مجھے لگا کہ شاید مسجد دور ہو۔" سیڑھیوں کی جانب بڑھتے ہوئے وہ بولا۔

"ہاں اس لیے کہ اس کچی مسجد میں ابھی سپیکرز کی سہولت میسر نہیں۔" قینچی دار پایوں کی سیڑھی سے اترتے مستقیم نے اسکی بات سنی۔ جواب میں وہ کچھ نا بولا بس خاموش ہی رہا۔

www.novelsclubb.com

بن یامین کے بھی اتر آنے پر وہ لوگ سیمنٹ کی بنی سیڑھیوں سے گھر کے صحن میں اترے۔

"اماں وڈی دروازہ بند کرلیں۔ میں مستقیم کے ساتھ مسجد جارہا ہوں۔" گھر کے دروازے سے مستقیم کے پیچھے نکلتے ہوئے بن یامین اونچی آواز میں کہتا نکل آیا۔

مسجد کچھ قدموں کی دوری پر تھی۔

"کتنی عجیب بات ہے ناجنکی نظریں آسمان کی اونچائیوں میں الجھ جاتی ہیں انہیں پھر قریب کی چیزیں نظر آنا بند ہو جاتی ہیں۔" مسجد کی کچی دیواروں پر نظریں جمائے چلتے ہوئے مستقیم کے کانوں میں بن یامین کی آواز گئی۔ اس نے چلتے چلتے بس اِک نظر اپنی دائیں جانب چلتے بن یامین پر نگاہ ڈالی جو سامنے دیکھتا ہوا کہہ رہا تھا۔

"اور اونچائی کی طلب میں وہ لوگ قریبی نعمتوں کو فراموش کر جاتے ہیں۔"

مسجد کی کچی دیواریں مشکل سے پانچ فٹ کی تھیں۔ صحن میں ایک اکیلی بتی جل

رہی تھی۔اور ایک پندرہ سالہ لڑکا مسجد کے واحد بڑے کمرے سے صفیں کھینچ کھینچ لا باہر بچھا رہا تھا۔بن یامین کی بات کو سنتے ہوئے اس نے مسجد کی چھوٹی دیوار سے اندر کا منظر دیکھا۔

"تو کیا آسمان کی طلب چھوڑ دینی چاہیے؟"مسجد کی داخلی سمت کی جانب بڑھتے ہوئے وہ دونوں بائیں جانب مڑے تھے۔مسجد کی دیوار کے ساتھ موجود چھوٹے سے پلر پر ہاتھ ٹکا کر اپنے جوتے اتارتا بن یامین اسے دیکھ کر مسکرایا۔

"سلام بن یامین لالا!"صفیں بچھاتا لڑکا آواز پر پلٹ کر بن یامین کو دیکھ کر پرجوش انداز میں بولا تو اس کا انداز مستقیم کو بھی اچھا لگا۔

"وعلیکم السلام!کیا حال ہے جنید؟اور لالا حمید کیسے ہیں؟صبح نماز کے لیے نہیں آئے؟"جوتے اتار کر وہ اندر کی جانب بڑھتا اس لڑکے سے پوچھ رہا تھا جس کی توجہ کا مرکز اب مستقیم تھا۔

"سب ٹھیک ہے۔آجکل پشاور گئے ہوئے ہیں۔یہ کون ہے لالا؟"جواب دے کر وہ فوراً مستقیم کی جانب دیکھ کر پوچھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"یہ میرا دوست ہے۔ میرے ساتھ کام کرتا ہے۔ چھت والا کمرہ اب اسے کرائے پر دے دیا ہے۔" بن یامین مستقیم کی جانب دیکھ کر بولا جو نظریں گھما کر مسجد کا جائزہ لے رہا تھا۔ پھر اس بچے کو خود کی جانب متوجہ پا کر دھیما سا مسکرایا۔

"میں وضو کر کے آتا ہوں۔" مستقیم کہہ کر آگے بڑھ گیا۔

"اماں وڈی نے رکھ لیا شہری لڑکا؟" جنید بن یامین کے کان کے قریب ہو کر حیرت سے پوچھ رہا تھا۔ اسکی بات پر بن یامین ہنسا۔

"اس کو دھیان سے دیکھو... کیا تمہیں لگتا ہے کہ اماں وڈی اسے منع کر سکتی ہیں؟" بن یامین کے سوال پر اس نے گردن موڑ کر قمیص کے بازوؤں کے قف موڑتے مستقیم کو توصیفی نظروں سے اوپر سے نیچے تک جانچا۔

"دکھتا تو شریف ہے تبھی اماں وڈی نے رکھ لیا۔" کچھ سوچ کر جنید بولا تو بن یامین ہنس کر بائیں ہاتھ سے اس کے بال بکھیر گیا۔

"صرف دکھتا ہی نہیں واقعی شریف اور اچھا لڑکا ہے۔ گجرانوالہ کے مدرسے کے میرے استاد کا چھوٹا بھائی ہے۔" وضو کے لیے وضو خانے کی جانب بڑھتے ہوئے وہ بولا تو جنید نے دوبارہ نظریں ٹیڑھی کر کے مستقیم کو دیکھا جو چہرے پر پانی کی چھینٹیں مار رہا تھا۔ قطرہ قطرہ پانی اس کے چہرے سے پھسل کر گردن میں گم ہو رہا تھا۔

"خوبصورت بھی ہے۔" مستقیم کا جائزہ لیتے ہوئے جنید نے اضافہ کیا۔

"لیکن ضروری نہیں خوبصورت لوگ دل کے بھی خوبصورت ہوں۔ اماں وڈی سے کہوں گا کہ بن یامین لالا کے کہنے پر کسی بھی ایرے غیرے کو گھر نا رکھیں، خود چھان بین کریں۔ بن یامین لالا کا کیا ہے جیسے خود اچھے ہیں ویسے انہیں پوری دنیا بھی اچھی لگتی ہے۔" اپنی نئی سوچ پر عمل کرنے کا ارادہ کرتے ہوئے وہ بھی وضو خانے کی جانب بڑھ گیا۔

www.novelsclubb.com

•••••••••••••••••••••••••••••••

اس نے نظریں جھکا کر اپنے پاؤں کی جانب تھکاوٹ سے دیکھا۔ شادی کے فنکشنز میں وہ تو بالکل تھک گئی تھی۔ تھک کر وہ ایک کرسی کھینچ کر اس پر بیٹھ گئی۔ اور ہیلز کے اسٹیپ کھول کر جھک کر اس نے اپنے پاؤں کو دبایا۔

"دولہن کی بہن ہونا اس دنیا کا سب سے مشکل کام ہے۔" جھک کر اپنے پاؤں دباتے ہوئے وہ بڑبڑائی تھی۔ آج مائرہ کا ولیما تھا۔ پچھلے پورے ہفتے سے وہ مسلسل ادھر سے اُدھر لٹو کی طرح گھومتی کام کر رہی تھی۔ ہر دوسرا انسان اپنا ہر کام آکر زرش سے کہتا۔

"زرش بیٹا ایک کپ چائے بنوادو۔.. زرش کپڑے کہاں استری کرتے ہیں؟ زرا یہ میری شرٹ استری کردو۔ میں خود کر لیتی لیکن میرے بیٹے نے رو رو کر آسمان سر پر اٹھایا ہوا.... زرش بیٹا پانی ختم ہو گیا موٹر چلوادو.... زرش مائرہ بلا رہی.... زرش میں دلہن ہوں میرے پاس رہو مجھے کوئی کام کہنا پڑ جاتا ہے... زرش تم یہاں بیٹھی ہو میں تمہیں پورے گھر میں ڈھونڈ رہی بہن کی شادی ہے چلو جا کر زرا کچن کی سمیٹا سمیٹی کروالو۔..." ایسی بے شمار آوازیں زرش کو اپنے

کانوں میں گونجتی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں۔وہ ٹھیک سے یاد بھی نہیں کر پا رہی تھی کہ آخری بار وہ بہت سکون سے کب سوئی تھی۔

زرش نے نظریں گھما کر ہال کی جانب دیکھا برقی روشنیوں سے روشن ہال اسے ایک عجیب سی خوشی دے گیا۔شادی پر انکے خاندان کے سب سے بڑے آخری بزرگ شرکت کر رہے تھے اسی وجہ سے تمام فنکشنز عورتوں اور آدمیوں کے الگ الگ رکھے گئے تھے۔انہوں نے پہلے مہندی میں شریک ہونا تھا لیکن طبعیت کی خرابی کی وجہ سے وہ نہ مہندی میں شریک ہو پائے نا بارات پر لیکن آج ولیمے پر شریک ہو رہے تھے اور ابھی تایا جان اور بابا انہیں ہی لینے گئے ہوئے تھے۔تایا جان ہر جگہ اپنی مرضی کرتے تھے۔غلط یا صحیح لیکن جو کام تایا جان کرنے کو کہہ دیتے اسے انکار کرنے کی کسی میں ہمت نہیں ہوتی تھی۔ایسے میں 'بڑے ابا' وہ واحد ہستی تھے جن کے سامنے تایا جان کی نہیں چلتی تھی۔فیصلے تو بڑے ابا کے بھی ماشاءاللہ ہی ہوتے لیکن چلو کم از کم وہ انکے خاندان کی زندگی

www.novelsclubb.com

زیادہ ڈسٹرب نہیں کرتے تھے۔اور اپنے خاندان کے لیے وہ جیسے بھی تھے وہ انکا ذاتی معاملہ تھا۔

میز پر پڑے گلدان سے پھول کو نکال کر اس نے سونگھا تو ایک خوشگوار سا احساس ہوا، وہ مسکرائی۔آج نا جانے کیوں وہ خوش تھی تبھی اتنی تھکاوٹ کے باوجود اسکے چہرے سے مسکراہٹ جدا نہیں ہو رہی تھی۔اسکی نظر داخلی دروازے کی جانب اٹھیں جہاں سے تایا جان بابا اور دراب بڑے ابا کو پکڑے لا رہے تھے۔بڑے ابا سفید کرتے کے ساتھ پہنی دھوتی اور سر پر بڑی سی پگڑی سجائے ایک ہاتھ میں ڈنڈا تھامے مکمل رعب سے چل رہے تھے۔غصہ انکے چہرے پر حسبِ معمول واضح تھا۔زرش کے چہرے پر انہیں دیکھ کر مسکراہٹ آئی وہ اسکے مرحوم دادا جان اور نانو کے بڑے بھائی تھے جن سے اسکے نا صرف دادا جان بلکہ پورا خاندان بہت ڈرتا تھا۔ہال میں جس جس عورت کی نظر ان پر پڑتی وہ تیزی سے اپنے دوپٹے کو تھام کر سر پر ٹکاتی۔حد یہ کہ تائی جان نے نا صرف سر پر دوپٹہ اوڑھ لیا بلکہ چہرہ بھی ڈھانپ لیا۔کرسی پر بیٹھی زرش سب کی

www.novelsclubb.com

اس عجلت میں کی جانے والی نیکی کو انجوائے کر رہی تھی۔ایک یہ ہی تو اچھی بات زرش کو بڑے ابا کی لگتی تھی۔ بڑے ابا کو سٹیج پر لے گئے۔زرش ریلکس سی بیٹھی رہی کیونکہ بڑے ابا سے ملنے اسے نہیں جانا تھا بلکہ بلاوا آنا تھا انکی طرف سے۔

زرش نے ہاتھ میں تھامے گلاب کے پھول پر نظر جمائی اور مسکراتے ہوئے اسکی ایک پتی الگ کی۔

"اللہ! دیکھا آپ نے کتنا ڈرتے ہیں سب یہاں بڑے ابا سے۔میں سوچ رہی تھی کہ کیوں ڈرتے ہیں سب بڑے ابا سے؟"ایک اور پتی کو الگ کرتے ہوئے وہ گہری سوچ میں تھی۔

"کیونکہ وہ بڑے ہیں۔"اپنے سوال کا جواب بھی اس نے خود ہی دیا۔

www.novelsclubb.com

"لیکن اللہ پھر یہ لوگ آپ سے کیوں نہیں ڈرتے۔آپ تو سب سے بڑے ہیں؟"پھول کی آخری پتی کو بھی الگ کر کے اس نے نیا پھول نکالا۔گہری سوچ میں ڈوبے اس نے پھول کو دیکھا اور پھر نظریں جھکا کر میز پر پھلی پتیوں کو۔

"اللہ یہ آپ سے اس لیے نہیں ڈرتے کیونکہ یہ آپ کو پہچانتے ہی نہیں۔"
زرش نے ایک اور پھول گلدان سے نکالا اور اس پھول کی بھی ایک پتی الگ کی۔

"اللہ! میں بھی آپ سے نہیں ڈرتی تھی کیونکہ میں آپکو پہچانتی نہیں تھی۔"
زرش نے ایک اور پتی الگ کی چہرے پر مسکراہٹ اب بھی تھی لیکن اداس سی مسکراہٹ۔

"میں صرف اتنا جانتی تھی کہ کوئی رب ہے اللہ! جو ہمارا مالک ہے۔ جسکی مجھے عبادت کرنی ہے اور جس کے احکامات مجھے ماننے ہیں۔اور میرے اعمال کی بناپر یا تو مجھے جنت ملے گی یا دوزخ۔تب جنت کے خواب میں نہیں دیکھتی تھی۔مجھے تب یقین تھا کہ جانا مجھے دوزخ میں ہی ہے تو کیوں نا اس زندگی کو اچھے انداز میں جئیوں بالکل ویسے جیسے میں چاہتی ہوں (یا پھر یوں کہنا بہتر ہوگا کہ مکمل سرکشی میں زندگی گزاروں)۔جب دوزخ کی باری آئے گی تب کی تب دیکھی جائے گی۔"اس پھول کی بھی آخری پتی کو زرش نے الگ کیا۔اور اگلا پھول نکال لیا۔

وہ اس ماحول کا حصہ ہونے کے باوجود بھی اسکا حصہ نہیں تھی۔اس کے چہرے سے مسکراہٹ بالکل غائب تھی۔

"پھر...مجھے اس دنیا کی رنگینیوں سے ہٹا کر ایک نئی دنیا دکھائی گئی۔ایک ایسی دنیا جس کے تصور پر مجھے یقین تو تھا لیکن شاید یقین ہی نہیں تھا۔"زرش نے اس لمحے کو یاد کر کے آنکھیں بند کیں۔سوچیں اسکی تمام حسیات کو اڑا کر چار سال پیچھے لے گئی تھیں۔

"امی....!بابا....!کہاں ہیں آپ مجھے بچائیں۔"وہاں اندھیرے میں نارنجی سی دھکتی ہوئی روشنی تھی۔وہ بھاگ رہی تھی اور وہ روشنی... نہیں...وہ روشنی نہیں تھی....وہ آگ تھی..دھکتی ہوئی آگ کے شعلے جو مسلسل اس کے تعاقب میں تھے۔

www.novelsclubb.com

"بچالیں مجھے..!"اسکی ٹانگیں بے جان ہو رہی تھیں۔پیاس کی شدت سے اسکے ہونٹ باہر کی جانب لٹکے ہوئے اور پیٹ بھوک کی زیادتی کے تحت بالکل کمر سے لگا ہوا تھا۔بھاگ بھاگ کر پاؤں کے تلوؤں سے خون رسنے لگا تھا۔

"مائرہ، اوہان کوئی تو آجائے۔" وہ بے بسی سے چیختے ہوئے رو رہی تھی۔ رو رو کر آنسو سوکھتے جارہے تھے، چیخ چیخ کر گلے کی آواز بیٹھتی جارہی تھی لیکن سننے والا کوئی نہ تھا، کوئی بھی نہیں۔ کیا وہ دوزخ تھی؟ کیا وہ اللہ کا عذاب تھا جسکا گنہگاروں سے وعدہ کیا گیا تھا؟ آگ کی تپش اسے اپنے قریب ہوتی ہوئی محسوس ہوئی۔

"کسے پکاروں مدد کے لیے؟ کون کر سکتا ہے میری مدد؟ کوئی تو کرے میری مدد۔۔۔۔ میں مر رہی ہوں۔۔ مجھے بچالو۔۔۔۔ امی کہاں ہیں آپ؟" وہ گھٹنوں کے بل بیٹھتے ہوئے چیخی تھی۔ اسے اپنا آپ آگ کے شعلوں سے جلتا ہوا محسوس ہوا۔ تکلیف کی کوئی حد نہیں تھی۔ حلق سے آواز نکلنا بند ہو گئی تھی۔

"جب دوزخ میں جائیں گے تب کی تب دیکھی جائے گی ابھی تو اپنی زندگی انجوائے کرو۔ مولویوں نے بلاوجہ دوزخ کا شور مچا کر لوگوں کی زندگیوں کو عذاب بنایا ہوا ہے۔"

www.novelsclubb.com

"یہاں بہت تکلیف ہے... کوئی میری مدد کرے۔" آگ کی لپیٹ میں وہ لپٹتی جا رہی تھی۔

"موت؟ کہاں ہے موت؟ مجھے موت دے دو... میں نہیں برداشت کر سکتی یہ تکلیف مجھے نجات نہیں تو موت دے دو۔" موت؟ اس دن تو موت کی بھی موت ہو گئی تھی پھر کہاں سے آتی موت؟ آگ میں لپٹا اسکا جسم آگے کی طرف دھکیلا جا رہا تھا۔ اس نے نظریں سامنے اٹھائیں تو وہاں کھائی تھی کھولتے تیل سے بھری ہوئی کھائی اسے گھسیٹتے ہوئے اس کھائی کی جانب لے کر جایا جا رہا تھا۔ ایک لمحے سے بھی کم وقت لگا تھا اسے اپنے اگلے عذاب کو سمجھنے میں۔

"نہیں... نہیں... مجھے معاف کر دیں... مجھے معاف کر دیں۔" وہ اللہ کو پکارنا چاہ رہی تھی پر جس نے ساری زندگی اللہ کو نہ پکارا آج اسکی زبان بھی اللہ کو پکارنے سے انکاری تھی۔

www.novelsclubb.com

"مجھے کون بچائے گا؟میرے ماں، باپ، بہن، بھائی؟.. نہیں نماز... قرآن.. نیک اعمال.. پر وہ تو ہیں ہی نہیں میرے پاس۔ میں خالی ہاتھ ہوں۔ پھر... اب کون بچائے گا؟" اسے جیسے ہی کھائی کی جانب لے جایا جارہا تھا وہ چیخی تھی۔

"ایک موقع.. بس ایک موقع دے دیں۔ اللہ ایک موقع۔" پہلی دفعہ اسکی زبان سے اللہ کا نام نکلا تھا۔ اور ایک دم سے آگ کی تپش کم سے کم اور پھر ختم ہوتی ہوئی محسوس ہوئی۔ کھائی، نارنجی روشنی، آگ ایک دم سے سب غائب ہوا تھا۔ اندھیرا چاروں طرف اب صرف اندھیرا تھا۔

"زرش کیا ہوا؟ ٹھیک ہو؟" کمرے میں بھاگتے ہوئے نعیم صاحب آئے اور کمرے کی لائٹ آن کی۔ زرش نے خود کو اپنے بستر پر پایا چہرے پر آنسو جمع تھے۔

www.novelsclubb.com

"کیا ہوا ڈر گئی ہو؟ تمہاری چیخوں کی آوازیں باہر تک آرہی تھیں۔" انہوں نے سائیڈ ٹیبل پر پڑے جگ سے پانی کو گلاس میں ڈال کر زرش کی جانب بڑھایا جو چہرے پر بے یقینی لیے انہیں دیکھ رہی تھی۔

"کیا ہوا زرش؟" زرش کے یوں دیکھنے اور گلاس نہ تھامنے پر انہوں نے اس کے سر پر ہاتھ پھیر کر پیار سے سوال کیا۔

"میں اکیلی تھی۔ میں مر رہی تھی۔ وہاں آگ تھی۔ بھوک تھی۔ پیاس تھی۔ تکلیف تھی۔ خوف تھا۔۔۔ وہاں میں نے سب کو پکارا لیکن کوئی نہیں آیا۔ میرے لیے کوئی نہیں آیا بابا۔ میں نے آپ کو بہت بلایا لیکن آپ نہیں آئے۔ وہ آگ میرے یہاں تک آگئی تھی۔ یہاں تک.." روتے ہوئے اسنے اپنی گردن کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"کوئی میرے لیے نہیں آیا۔ میرے لیے کوئی بھی نہیں آیا۔" وہ اپنے چہرے کو ہاتھوں میں چھپا کر رو دی۔ نعیم صاحب نے اس کے ہاتھوں کو چہرے سے ہٹا کر اسے اپنے سینے سے لگایا۔

www.novelsclubb.com

"بچے! برا خواب تھا گزر گیا۔ رو نہیں۔ آیت الکرسی اور چاروں قل پڑھ کر سویا کرو پھر برے خواب نہیں آتے۔" وہ اسے خود سے لگائے کہہ رہے تھے اور زرش بغیر انہیں سنے بس روئے جا رہی تھی۔ نعیم صاحب نے اسے خود سے

لگائے چاروں قل اور آیت الکرسی پڑھ کر پھونکا۔اور تب تک اسکے سرہانے بیٹھے رہے تھے جب تک وہ دوبارہ سو نہیں گئی تھی۔ان دنوں وہ آٹھویں جماعت کی طالبہ تھی۔تب اسے پہلی بار جہنم کا تعارف ہوا تھا۔اسے آگ سے خوف آنے لگا تھا۔جب ایسا کوئی خواب دیکھ لیتی تو نمازیں پڑھنی شروع کر دیتی اور جیسے وقت اور دن گزرتے جاتے خواب کا اثر زائل ہوتا جاتا اور اسکی نمازیں ختم ہوتی جاتیں۔وہ اور کوئی نماز پڑھتی یا نہ پڑھتی لیکن عشاء وہ پڑھنے لگ گئی تھی ورنہ نیند نہیں آتی تھی۔وہ خوف کی نمازیں تھیں جن میں نہ محبت ہوتی تھی اور نہ رغبت بس خوف ہوتا تھا۔زرش نے اپنی آنکھیں کھولیں تو خود کو حال کی ہلچل میں واپس پایا۔ویران نظروں سے ارد گرد دیکھا۔کچھ وقت وہ یوں ہی بیٹھی رہی غائب دماغ کی حالت میں۔

www.novelsclubb.com

"جاؤ زرش اوہان کو بلا لاؤ۔بڑے ابا بلا رہے ہیں۔" اپنی امی کی آواز پر اس نے خود کا نارمل کیا اور انکی جانب دیکھا۔

"کہاں سے بلا لاؤں؟"

"جینٹس ہال سے۔"شبانہ بیگم عجلت میں لگتی تھیں۔زرش نے حیرت سے انکی جانب دیکھا۔

"میں ادھر نہیں جاؤں گی۔کسی اور کو بھیج دیں۔"زرش منہ بنا کر بولی تو شبانہ بیگم نے اسے گھور کر دیکھا۔

"زرش اس وقت کوئی ڈرامہ نہ شروع کر دینا کہ میں آدمیوں کے ہال نہیں جاؤں گی وغیرہ وغیرہ ساری دنیا ایک طرف چلتی ہے اور یہ لڑکی دوسری طرف۔آجکل کے زمانے کی لگتی ہی نہیں۔"انکے غصے سے بڑبڑانے پر زرش نے بیچارگی سے انکی جانب دیکھا۔

"امی میں فون کر کے اوہان کو بلا لیتی ہوں۔"ایک دم سے کہہ کر وہ فون کی جانب بڑھی۔

"اگر وہ فون اٹھا رہا ہوتا تو میں تمہارے پاس آتی؟پتہ نہیں یہ امل اور حدید کدھر ہیں۔تم بحث بند کرو۔اور جا کر اسے جلدی بلاؤ بڑے ابا ناراض ہو جائیں گے۔امل اور حدید بھی دیکھو کہاں ہیں ان سب کو لے کر سٹیج پر آؤ اور بڑے ابا سے

www.novelsclubb.com

ملو۔" وہ کہہ کر تیزی سے سٹیج کی جانب بڑھ گئیں۔ زرش نے دکھ بھری سانس خارج کی۔

"اب کیا کروں؟" آسمان کی جانب دیکھ کر اس نے سوال کیا۔

"اللہ! آپکو تو پتہ ہے نا میرے دل کی حالت کا۔ مجھے نہیں پسند، میں وہاں اتنے مردوں کے درمیان جا کر کیسے اوہان کو بلالاؤں؟ امی کیوں نہیں مجھے سمجھتیں۔ آجکل کی لڑکیاں مردوں میں جانے سے نہیں گھبراتیں، انہیں برا نہیں لگتا تو میں کیا کروں؟ میں کیوں ان جیسی بنوں؟ امی کیوں مجھے ان لڑکیوں جیسا دیکھنا چاہتی ہیں؟" ہال میں اِدھر اُدھر نظریں دوڑاتی وہ سوچ رہی تھی۔ شاید کوئی ایسا بچہ ہی مل جائے جسے وہ اس طرف بھیج سکے لیکن نہیں۔ اس نے فون نکال کر اوہان کو کیا تو بیل جا جا کر بند ہو گئی۔ زرش کو رونا آیا۔ ناچاہتے ہوئے بھی اس نے قدم باہر کی جانب بڑھا دیے۔

"دنیا والوں کو بالڈ لڑکیاں پسند ہیں۔ بالڈ اور کانفیڈنٹ۔ لیکن اللہ کو ماڈسٹ لڑکیاں پسند ہیں حیا والیں۔ وہ خود کو اللہ کی پسند میں ڈھالنا چاہتی تھی۔ اور یہ ہی

www.novelsclubb.com

چیز اسے آس پاس کے لوگوں کی نظروں میں عجیب بناتی تھی۔اسکی ماڈسٹی کو ناجانے کیوں اسکی کم عقلی اور جاہلیت کا نام دیا جاتا تھا۔" سوچتے ہوئے وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی آگے بڑھ رہی تھی۔اسکے دل سے اس وقت دعا نکلی تھی کہ روزِ محشر کی طرح آج بھی زمین کا فاصلہ بڑھ جائے اور وہ وقت ہی نہ پہنچے کہ اسے مردوں کے ہال جانا پڑے۔ہال سے باہر نکل کر اس نے ایک نظر مردوں کے ہال کے کھلے دروازے کے پردوں پر ڈالی۔

"اللہ مجھے اندر نہیں جانا۔پلیز اوہان کو باہر بھیج دیں۔" آسمان کی جانب دیکھ کر زرش نے بے چارگی سے کہا۔پانچ منٹ گزر گئے پر کوئی ہال سے باہر نہ آیا۔ زرش نے ایک نظر آسمان کی جانب دیکھا۔اور پھر بے تابی سے اپنی ٹانگیں ہلائیں۔کیسے بلائے اوہان کو باہر؟ کوئی تو آجائے... لیکن کوئی نہیں آرہا تھا مزید دس منٹ گزر گئے۔

"اللہ آپ چاہتے ہیں میں اندر جاؤں؟" زرش نے ناراضگی سے آسمان کی جانب دیکھ کر سوال کیا۔اسے امید تھی جیسے ابھی کوئی آسمان سے فرشتہ اترے گا اور

www.novelsclubb.com

اسے کہے گا اللہ کی پیاری بندی بے فکر ہو جاؤ میں تمہاری مدد کرتا ہوں، مجھے اللہ نے خاص تمہاری مدد کے لیے بھیجا ہے، اسی آس پر وہ کچھ دیر اور آسمان پر نظریں جمائے کھڑی رہی۔ لیکن کچھ نہیں ہوا۔

زرش کا دل کیا کہ وہیں بیٹھ کر رونا شروع کر دے۔ اسے اوہان پر بھی بہت غصہ آیا جو فون نہیں اٹھا رہا تھا۔ فیصلہ کر کے اس نے اپنے قدم ہال کی جانب بڑھائے ہی تھے کہ کوئی آواز اس کے قدموں کو زنجیر کر گئی۔

"کوئی کام تھا آپ کو؟" اپنے عقب سے آتی آواز پر نا صرف اسکے پاؤں پتھر ہوئے تھے بلکہ اسکی آنکھیں بھی حیرت سے مکمل کھلی تھیں۔ کیا یہ کوئی اتفاق تھا، کوئی الوئین یا کوئی معجزہ؟

"آپ نے جواب نہیں دیا۔ آپ مسلسل پچھلے پچیس منٹ سے یہیں دروازے پر کھڑی ہیں؟" سوال کرنے والا عقب سے اب اسکے سامنے آیا تھا۔ زرش نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا تو واقعی دنگ رہ گئی۔ وہ پچھلے دو سالوں میں بالکل نہیں بدلہ تھا۔ ہاں اسکی رعب دار آنکھوں کی سنجیدگی پہلے سے زیادہ تھی۔

www.novelsclubb.com

"کوئی کام تھا یا یوں ہی چہل قدمی کر رہی تھیں؟ چہل قدمی کرنی ہے تو لیڈیز سائڈ پر جا کر کریں۔اس کام کے لیے جینٹس سائیڈ مناسب نہیں۔"اس کے چہرے پر شناسائی کی کوئی رمق نہ تھی۔زرش کو برا لگا وہ آج بھی اسے ایسا ہی سمجھتا تھا۔تب بھی اسے زرش بری لڑکی لگی تھی اور آج بھی۔

"وہ..اوہان..بھائی کو بلانا تھا۔"وہ نا جانے کیوں اسے کہہ گئی اور وہ سر ہلا کر بہت ہی معمولی انداز میں آگے بڑھ گیا۔

زرش نے گہری سانس لی۔

"اسے کیا معلوم اوہان کون ہے؟""اس نے آسمان کی جانب دیکھا اداسی سے۔

"زرش کیا ہوا؟ یہاں کیوں کھڑی ہو اور بلانا تھا تو فون کر لیتی۔"اوہان تیزی سے باہر نکلتا ہوا اسے کھڑا دیکھ کر بولا۔زرش نے پر شکوہ نظروں سے اسکی جانب دیکھا۔

"اپنے فون کو آگ لگا دو یا کسی کباڑیے کو بیچ دو، کسی کا تو بھلا ہو گا۔"غصے سے کہہ کر وہ آگے بڑھ گئی اور اوہان دنگ رہ گیا۔یہ زرش ہی تھی نا؟

www.novelsclubb.com

••••••••••••••••••••••••••••••

ہاتھ میں تھامے سرخ دوپٹے کو اس نے الٹ پلٹ کر دیکھا اور ہال میں لگے قد آور آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر اسے سر پر اوڑھا تو اس دوپٹے میں تقریباً اسکا سارا وجود چھپ گیا۔ ردا نے منہ بنا کر خود کو دیکھا۔

"اب میں اپنے بھائی کا ولیمہ ایسے اٹینڈ کروں گی؟" سٹیج پر بیٹھے بڑے ابا کو ٹیرھی نظروں سے دیکھ کر وہ منہ میں بڑبڑائی۔

"کبھی دوپٹہ لیا ہو تو پتہ ہو کہ اسے کیسے کیری کرتے۔ اتارو میں بتاتی ہوں، تم نے تو جیسے چادر لپیٹ لی ہے۔" پاس سے گزرتی آمنہ نے اسے دیکھ کر ہنسی روکتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"پتہ نہیں بڑے ابا کو مسئلہ کیا ہے۔ اتنا ہی پردے کا شوق ہے تو آنکھوں پر پٹی باندھ کر آیا کریں نا۔" چڑ کر سر سے دوپٹہ اتار کر آمنہ کو پکڑاتے ہوئے وہ بولی۔

"شش ! بڑے ہیں ہمارے ایسے نہ کہو۔" آمنہ نے اس دوپٹہ کو سیدھا کرتے ہوئے ٹوکا۔

"کیا ضرورت تھی اتنا بڑا دوپٹہ لینے کی اب سیٹ کیسے کرو گی؟ کوئی نارمل سائز کا لیتی نا۔" آمنہ دوپٹہ کی لمبائی اور چوڑائی دیکھ کر بولی۔

"امی لائی ہیں۔ انکا کہنا ہے جتنا بڑا دوپٹہ ہوگا اتنا زیادہ بڑے ابا خوش ہوں گے۔" ردا کی بات پر آمنہ ہنسی۔

"سیفٹی پنز ہیں تو دو۔ یہ ریشمی ہے ایسے سیٹ نہیں ہوگا۔"

"ہاں وہ گاڑی میں پڑی ہیں تم رکو میں لے کر آتی ہوں۔" آمنہ کو دوپٹہ سمیت وہیں چھوڑ کر وہ ہال کے داخلی دروازے کی جانب بڑھ گئی۔

وہ پارکنگ لاٹ میں سیدھا اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گئی۔ گاڑی کا دروازہ کھولنے کی کوشش کی تو وہ لاکڈ تھا۔

"تف ہے تم پر ردا! چابی تو لائی نہیں۔" ماتھے پر ہاتھ مار کر وہ بڑبڑائی۔ ایک نظر سنسان سے پڑے پارکنگ ایریا میں کھڑی گاڑیوں کو دیکھا اور واپس ہال کی

www.novelsclubb.com

جانب بڑھ گئی۔ چلتے ہوئے ایک دم سے اس کے جوتے کی ہیل گٹر کے ڈھکن میں اٹکی تو وہ جھٹکا کھا کر نیچے گری۔

"آہ!" کراہ کر اس نے اپنے پاؤں کی جانب دیکھا جو مڑ چکا تھا۔ ہاتھوں کی مدد سے پاس کھڑی گاڑی کے سہارے اٹھتے ہوئے اس نے اپنی جوتی کو کھینچ کر باہر نکالا تو اسکی ہیل ٹوٹ گئی۔ اس کے چہرے پر تکلیف کے ساتھ ساتھ غصے کے بھی تاثرات ابھرے۔ ساتھ کھڑی گاڑی کے سہارے اٹھتے ہوئے اس نے اپنے بائیں پاؤں کو دیکھا جس میں ہلکا سا درد تھا۔

پاؤں کو لنگڑاتے ہوئے وہ جوتے کو پکڑے ہال کی جانب بڑھ رہی تھی۔

"ہے بیوٹیفل! کین آئی ہیلپ یو؟" دانتوں کی نمائش کرتا وہ چوبیس پچیس سالہ انجان شخص ناجانے کہاں سے ابھرا تھا۔ ردا نے چونک کر اس شخص کی جانب دیکھا تو اس کے آوارہ اور خود کے تنہا ہونے کا شدت سے احساس ہوا۔ ایک لمحے کے لیے اسے خوف آیا۔

www.novelsclubb.com

"ردا! یہاں کیا کر رہی ہو؟ اندر جاؤ۔" اس سے پہلے کہ وہ کچھ کرتی غیر متوقع طور پر اوہان کی آواز پر چونک کر اسکی جانب دیکھا اور شکر کا سانس لیا۔ وہ شخص اوہان کو دیکھ کر فوراً سے پہلے رفو چکر ہوا تھا۔

"وہ میں گاڑی سے سامان نکالنے آئی تھی؟" پتہ نہیں کیوں ردا نے وضاحت دینا ضروری سمجھا۔ اوہان کچھ نہ بولا بس خاموشی سے اپنی گاڑی کی جانب بڑھ گیا۔ گاڑی کا دروازہ کھول کر جھک کر کوئی شاپر نکالا اور گاڑی لاک کر دی۔ ردا وہیں کھڑی اسکی کاروائی دیکھتی رہی۔

"لے لیا؟" گاڑی سے سامان نکال کر اس کے پاس رک کر اوہان نے پوچھا۔

"کیا؟" ردا سمجھ نہیں پائی۔

"جو لینے آئی تھی۔ یہاں باہر؟"

www.novelsclubb.com

"نہیں!... میں گاڑی کی چابی لانا بھول گئی۔" ہاتھوں کو باہم ملا کر انہیں مسلتے ہوئے اس نے تھوڑا جھجھک کر کہا۔ اوہان نے کچھ کہنے کو لب کھولے ہی تھے کہ اس کے موبائل کی گھنٹی بج گئی تو اس نے فوراً کال اٹینڈ کی۔

"امی بلو شاپر تو میں نکال چکا ہوں،اور کیا نکالنا ہے ابھی بتا دیں؟" چہرہ پھیر کر وہ بات کر رہا تھا۔ ردا کی نظر دیوار گیر قد آوار آئینہ پر گئی۔ جہاں بہت سی گاڑیوں کے درمیان اسکا اور اوہان کا عکس نظر آ رہا تھا۔ وہ ریڈ کریمزی کلر کی میکسی میں ہائی ہیل کے ساتھ موجود تھی۔ براؤن ڈائی بالوں کو اس نے آدھا باندھ کر باقی کو کرل دے کر چھوڑا ہوا تھا۔ اور اسکے عقب میں ہی اوہان بلیک تھری پیس سوٹ میں بالوں کو جیل سے سیٹ کیے ایک ہاتھ میں شاپر تھامے جبکہ دوسرے ہاتھ سے فون کو کان پر لگائے غیر متوجہ سا کھڑا فون پر بات کر رہا تھا۔ غیر ارادی طور پر ردا کے چہرے پر مسکراہٹ ابھری تھی۔

"تم ابھی تک کھڑی کیوں ہو؟" فون کو کان سے ہٹا کر ردا کی جانب چونک کر دیکھ اس نے سوال کیا۔

www.novelsclubb.com

"وہ...آپ فون پر بات.." ردا کو بھی ایک دم سے سمجھ نہیں آیا کہ کیا کہے۔

"چلو اندر!" ماتھے پر بل ڈال کر کہتا ہوا وہ آگے ہال کی جانب بڑھ گیا اور ردا بھی اس کے پیچھے چل دی۔

•••••••••••••••••••••••••••••••••

پر شکوہ عمارت اس روشنیوں والے شہر کی آبادی سے کچھ دور خاموش کھڑی تھی۔ شیشے کے سامنے کے پردوں کو عبور کرتے ہوئے اندر آؤ تو جیسے اندر ایک الگ ہی مصروف جہاں آباد تھا۔ ہر شخص تیزی سے اپنے اپنے کاموں میں مصروف تھا۔ صبح کے نو بجے اس بلڈنگ میں موجود کچھ کیبنز سے کافی اور چائے کی بھینی بھینی خوشبو آرہی تھی تو کوئی کیبنز سے کھٹ کھٹ کیبورڈ کیز کی آوازیں۔ ایک کیبن میں سب سے بے نیاز وہ فائلز پر جھکا مصروف بیٹھا تھا۔

"یہ لو! خود تو تمھیں اپنی فکر ہے ہی نہیں۔" بن یامین نے ٹرے جس میں کافی کے کپ کے ساتھ ایک سینڈوچ موجود تھا اسکے سامنے رکھتے ہوئے ناراضگی سے کہا۔

www.novelsclubb.com

"میں کافی نہیں پیتا۔" مستقیم نے ایک نظر اس ٹرے پر ڈال کر دوبارہ اپنی فائل پر جمالیں۔

"کیسے برداشت کرتے ہیں تمہارے گھر والے تمہیں؟"کافی کا کپ اٹھا کر بڑبڑاتے ہوئے وہ باہر نکل گیا تو مستقیم فائل کو ہٹا کر سینڈوچ پکڑ کر مسکرایا۔کچھ دیر بعد بن یامین واپس آیا تو اسے ویسے ہی کام کرتے ہوئے پایا اور ٹرے خالی تھی۔اس نے اس کے سامنے بھاپ اڑاتے چائے کا کپ رکھا اور میز کی دوسری جانب پڑی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"اگر تم ابو بکر بھائی کے چھوٹے بھائی نہ ہوتے تو میں کبھی تمہیں منہ نہ لگاتا۔" کمپیوٹر سسٹم کو آن کرتے ہوئے بن یامین بولا تو فائل پڑھتا مستقیم ایک لمحے کے لیے رکا لیکن پھر فائل کی جانب متوجہ ہو گیا۔

"تمہیں پتہ ہے مستقیم تم انتہائی اریٹیٹنگ اور بے مروت انسان ہو۔" کی بورڈ پر انگلیاں چلاتے ہوئے پی سی پر نظریں جمائے وہ بولا تو مستقیم نے بس نظریں اٹھا کر اسکی جانب دیکھا لیکن کہا کچھ نہیں۔

"میں نے تمہاری بہت تعریفیں سنی ہوئی تھیں ابو بکر بھائی کے منہ سے۔ لیکن افسوس تم کسی ایک پر بھی پورا نہیں اترتے۔" کمپیوٹر پر نظریں جمائے وہ کڑتا ہوا

www.novelsclubb.com

بول رہا تھا۔ مستقیم نے نظریں جھکا کر بھاپ اڑاتے چائے کے کپ کو دیکھا اور اسے تھام لیا۔

"تم انتہائی ڈھیٹ اور خود غرض انسان ہو۔" کی بورڈ کو پرے دھکیل کر چائے پیتے مستقیم کو دیکھ کر وہ غضب سے بولا۔

"عورتوں کی طرح گھما پھرا کر بات کرنا بند کرو اور پوائنٹ پر آؤ۔" چائے کا گھونٹ بھرتے ہوئے وہ نرمی سے بولا تو بن یامین کا منہ کھل گیا۔

"عورتوں کی طرح۔۔؟؟؟ ہاااا سینئیر ہوں تم سے۔۔۔اور بائی دا وے کتنی عورتوں کا ایکسپیرنس ہے تمہیں؟" بن یامین کا تو صدمہ سے منہ ہی کھل گیا تھا۔

"تین!" چائے کا گھونٹ بھرتے ہوئے وہ مسکرا کر ڈھٹائی سے بولا۔

"کیا تین؟" اس بار اسکی آنکھیں بھی مکمل کھلیں تھیں۔

"تین عورتوں کا ایکسپیرنس ہے مجھے۔ ایک اپنی امی، دوسرا اپنی باجی کا اور تیسری اپنی بھانجی کا۔" مستقیم کے مسکرا کر کہنے پر بن یامین نے کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"تم پاگل بھی ہو۔" کی بورڈ کو واپس اپنے سامنے کرتے وہ چڑ کر بولا۔ تو مستقیم چائے کا آخری گھونٹ بھر کر اسے دیکھنے لگا۔

"ابوبکر بھائی سے بات ہوئی ہے؟" چائے کے کپ کو ایک طرف رکھ کر اس نے مسکرا کر سوال کیا۔

"تمہیں پتہ ہے مستقیم؟ تم ڈیزروہی نہیں کرتے اتنا بہترین بھائی۔ تمہیں اندازہ بھی ہے تمہاری خاطر وہ کتنی محنت کر رہے ہیں؟ انکی محنت تم نے نہیں دیکھی لیکن میں نے دیکھا ہے انہیں دن رات جاگ کر محنت کرتے ہوئے صرف تمہاری خاطر۔ لیکن تم بہت خود غرض ہو پرواہ ہی نہیں تمہیں۔" بن یامین کی بات مستقیم کو بری لگی تھی اسی لیے اس کے چہرے کی مسکراہٹ غائب ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

"تمہارے خوابوں کی خاطر وہ اپنا ہر خواب قربان کرنے کو تیار رہتے ہیں اور تم...!" بن یامین افسوس سے کہہ رہا تھا۔ مستقیم کچھ نہ بولا بس خاموشی سے اسے دیکھے گیا۔

"تمہیں اندازہ ہے کیسے انہوں نے تمہاری خاطر، تمہارے ایڈمیشن کی خاطر پیسے جمع کیے ہیں؟ تم کیوں اپنی ضد سے ہٹ نہیں جاتے؟ مستقیم میرے بھائی کیوں اپنا مستقبل اس تیس ہزار کی نوکری کے پیچھے ضائع کر رہے ہو؟ عقل سے کام لو۔" غصے سے بولتے ہوئے آخر میں وہ نرمی سے سمجھانے والے انداز میں بولا۔

"بس یا اور کچھ بھی؟" مستقیم کے سوال پر بن یامین نے افسوس سے اسکی جانب دیکھا۔

"میرے ابو نہیں ہیں مستقیم، نہ کوئی بڑا فکر کرنے والا بھائی۔ یہ نوکری میری مجبوری ہے لیکن تمہاری نہیں۔ تمہارے گھر والے تمہیں پڑھانا چاہتے ہیں تمہارا مستقبل روشن دیکھنا چاہتے ہیں اور تم ہو کہ ضد پر اڑے ہو۔ مجھے یہ موقع نہیں ملا مستقیم... تمہیں ملا ہے ضائع نہ کرو۔"

"کس نے کہا کہ یہ نوکری میری مجبوری نہیں؟ اپنے گھر کے حالات میں جانتا ہوں اس لیے مجھے مت سمجھاؤ۔"

www.novelsclubb.com

"ساری زندگی پھر یہ تیس پینتیس ہزار کی نوکری ہی کرتے پھرو گے۔" بن یامین غصے سے بولا۔

"نہیں! ایسا نہیں ہوگا۔" کہہ کر فائل اٹھا کر وہ کیبن سے نکل گیا۔ بن یامین نے گہرا سانس لیا۔ اور جیب سے موبائل نکال کر کان پر لگایا۔

"ابوبکر بھائی میں نے کہا تھا نا کہ وہ بہت ضدی ہے۔ آپ نے سن لیا نا۔ میرا مشورہ یہی ہے کہ اسے ابھی پریشر آئز نہ کریں۔ وہ جو کرنا چاہتا ہے فل حال اسے کرنے دیں۔" مزید کچھ باتیں کر کے اس نے فون بند کر دیا۔

"خوش قسمت ہو تم مستقیم جبرائیل! تمہیں چاہنے والوں کی ایک لمبی قطار ہے۔" ہاتھ میں تھامے موبائل کو دیکھتے ہوئے وہ سوچ رہا تھا۔ وہ چودہ سال کا تھا جب سے اس کے کندھوں پر روزی کا بوجھ آ گیا تھا اور کوئی تھا ہی نہیں اس کے پاس ابوبکر جیسا جو اس کے لیے پریشان ہوتا۔

•••••••••••••••••••••••••••••••••

www.novelsclubb.com

"کل کویت واپس چلے جائیں گے پتہ نہیں دوبارہ پاکستان کب آئیں گے۔" بیڈ کی بائیں جانب لیٹی آمنہ چھت پر نظریں جمائے حسرت سے بولی، اسے اندازہ نہیں تھا کہ ٹھیک ڈیڑھ ماہ بعد وہ پاکستان واپس آئے گی اور اس طرح کہ دل چاہے گا کہ فلائیٹ کبھی پاکستان لینڈ نہ کرے۔

"پانچ ماہ سے پاکستان ہی ہو؟ ابھی واپس گئی نہیں کہ واپسی کی پڑ گئی ہے۔ ایک بات بتاؤ کویت میں کیا کوئی تمہیں منہ نہیں لگاتا جو پاکستان اتنا بھا گیا؟" ساتھ لیٹی ردا کی بات پر آمنہ کا منہ کھل گیا۔

"تمہاری جگہ زرش ہوتی تو کبھی اتنا بے مروت جواب نہ دیتی۔" آمنہ منہ بنا کر بولی۔

"جاؤ پھر اسی کے پاس۔" ردا بڑبڑائی۔

www.novelsclubb.com

"مجھے افسوس ہے! میری اور زرش کی دوستی بالکل ہی ختم ہو گئی۔ میں یوں اسے ناراض کر کے کویت نہیں جانا چاہتی تھی۔"

"تو منالیتی کس نے روکا تھا؟" نیند سے بوجھل آنکھوں کو بند کرتے ہوئے ردا بولی۔

"میں نے کوشش کی تھی اس سے بات کرنے کی۔اس سے سوری بھی کہا۔"

"پھر؟" ردا نے تجسس سے آنکھیں کھولیں۔

"تو کہتی کہ غلطی نہ تمہاری ہے نہ میری۔فرق سوچ کا ہے۔جب سوچ بدل گئی تو بہتر ہے کہ راستے بھی بدل جائیں۔" ردا نے اسے افسوس سے دیکھا۔

"اس کے بعد مجھ میں کچھ کہنے کی ہمت ہی نہیں رہی۔" آمنہ کی آواز میں اداسی تھی۔

"چلو تمہارا شوق تو پورا ہو گیا بے عزتی کروانے کا۔" ردا دوبارہ آنکھیں بند کرتے ہوئے بولی۔

www.novelsclubb.com

"ردا! تم نے کبھی بتایا نہیں کہ تمہیں زرش کیوں نہیں پسند۔" آمنہ نے اسکی جانب دیکھ کر سوال کیا۔

"اس میں کچھ بھی قابل پسند نہیں۔" ردا کی کرواہٹ پر آمنہ اسے دیکھتی رہ گئی۔

"جہاں تک مجھے یاد ہے تم بچپن میں اسے ناپسند نہیں کرتی تھی لیکن جیسے جیسے ہم بڑے ہوتے گئے تم اس سے کھچی کھچی سی ہو گئی۔ زرش اکثر مجھے کہا کرتی تھی کہ پتہ نہیں ردا کا رویہ اس کے ساتھ بدلتا کیوں جا رہا ہے۔ کوئی تو وجہ ہو گی؟" ردا نے آمنہ کو غصے سے دیکھا۔

"تم لوگوں کی فلائٹ صبح آٹھ بجے کی ہے اس لیے بہتر ہے کہ خود بھی سو جاؤ اور مجھے بھی سونے دو۔" ردا کہہ کر سائیڈ چینج کر کے لیٹ گئی۔ آمنہ نے بھی بارہ بجاتی گھڑی کو دیکھ کر آنکھیں بند کر لیں۔

"مجھے زرش بہت ناپسند ہے۔ کیونکہ اس کے پاس وہ ہے جو میرے پاس نہیں ہے۔ وہ اتنی مکمل اور بااعتماد یوں ہی نہیں ہے۔ اسکے اعتماد کے پیچھے دو ایسے رشتے ہیں جن کے لیے میں ترسی ہوں۔" آنکھیں بند کرتی ردا ماضی کی کئی تلخ یادوں کو خود میں اتار رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

•••••••••••••••••••••••••••••

"ہاں بھئی یونیورسٹی کا اب تک کا ایکسپریس کیسا رہا؟" نعیم صاحب نے ون سیٹر صوفے پر بیٹھتے ہوئے چائے پیتے اوہان سے سوال کیا۔ تھری سیٹر صوفے پر اوہان کے ساتھ کمبل میں بیٹھی چلغوزے کھاتی زرش نے بھی ٹی وی کی سکرین سے نظریں ہٹا کر، کمبل پیچھے کر کے ریموٹ ڈھونڈ کر ٹی وی کی آواز آہستہ کی اور اوہان کی جانب متوجہ ہو گئی۔ اوہان اسکی تیزی پر مسکرا دیا۔ آج اتوار کا دن تھا تو سب ریلیکس تھے۔

"فل حال تو تھکا دینے والا۔"

"اور..؟" زرش نے اوہان کی جانب دیکھ کر سوال کیا۔

"اور کیا؟" اوہان نے بھوئیں اٹھا کر سوال کیا۔

www.novelsclubb.com

"آپکی یونیورسٹی میں لڑکیاں کیسی ہیں؟" اوہان کے قریب ہو کر وہ آہستگی سے پوچھ رہی تھی۔ اوہان نے آنکھیں نکال کر اسے دیکھا۔

"بڑا بھائی ہوں میں۔" رعب سے زرش کو یاد دلواتے ہوئے وہ بولا تو وہ ہنس دی۔ یہ منظر لاؤنج میں مائرہ فیض بھائی اور دراب کے ساتھ داخل ہوتی ردا نے دیکھا۔

"ارے واہ بھئی واہ! شبانہ دیکھو کون آیا ہے۔" ان سب کو دیکھ کر خوشی سے شبانہ بیگم کو آواز دیتے ہوئے نعیم صاحب کھڑے ہوئے تھے۔ شبانہ بیگم فوراً کچن سے باہر آئی تھیں اور زرش اور اواہان بھی خوشی سے ملنے کو کھڑے ہوئے تھے۔

....

زرش کے ساتھ امل اور حدید ڈائننگ ٹیبل پر برتن لگوا رہے تھے، مائرہ کچن میں کام کرتی شبانہ بیگم سے باتوں میں مصروف تھی جبکہ باقی سب لاؤنج میں بیٹھے شادی کی ہی باتیں ڈسکس کر رہے تھے۔

ردا نے نظریں اٹھا کر دراب کے ساتھ بیٹھے اواہان کو دیکھا جو فیض بھائی کی کسی بات پر ہنس رہا تھا۔

"وہ ہنستے ہوئے اچھا لگتا تھا۔" ردا نے پہلی بار سوچا تھا۔ردا نے دراب کی جانب دیکھا جو ہر چیز سے بے زارا اپنے موبائل میں مصروف تھا۔

"حدید دھیان سے توڑ نہ دینا!" زرش کی آواز پر اوہان کے ساتھ ساتھ ردا نے بھی حدید کی جانب دیکھا جو کچن سے ہاتھ میں تھامی شیشے کے گلاسوں کی ٹرے پکڑے کھڑا تھا۔اوہان مسکرا کر اٹھ کر تیزی سے اسکی جانب گیا اور اسکے ہاتھ سے ٹرے پکڑی۔اور چھوٹے چھوٹے امل کے ہاتھوں سے بھی سالاد کی پلیٹ پکڑ کر ان دونوں کو لاؤنج میں بیٹھنے کا بولا۔وہ دونوں فوراً سے لاؤنج میں نعیم صاحب کے گرد بیٹھ گئے اور اوہان زرش کے ساتھ ڈائننگ ٹیبل سیٹ کرنے لگ گیا۔ردا نے ڈائننگ ٹیبل سیٹ کرتے کسی بات پر ہنستے زرش اور اوہان کو دیکھا تو اسکی آنکھوں میں ناپسندیدگی ابھری تھی۔ نظریں ہٹا کر اس نے بات کرتے ہوئے فیض بھائی پر جمالیں۔

www.novelsclubb.com

"چائے ردا!" کھانے کے بعد اب زرش اور اوہان سب کو چائے دے رہے تھے۔زرش کے دینے پر اس نے خاموشی سے چائے تھام لی۔شبانہ بیگم کے

اشارے پر زرش نہ چاہتے ہوئے بھی اپنا کپ تھام کر ردا کے ساتھ بیٹھ گئی۔
شبانہ بیگم کا کہنا تھا کہ ردا اب صرف اسکی کزن نہیں بلکہ اسکی بہن کی نند ہے تو وہ ردا سے بہتر تعلقات رکھے۔
"پڑھائی کیسی جا رہی ہے؟" کچھ دیر کی خاموشی کے بعد زرش نے پوچھا۔ باقی سب اپنی باتوں میں مصروف تھے۔ دراب کھانے کے فوراً بعد ہی جا چکا تھا۔
"ہمیشہ کی طرح۔" ردا کا جواب پہلے جیسا ہی تھا۔ زرش بس مسکرا کر رہ گئی مزید کچھ پوچھنے کا اسکا دل ہی نہیں چاہا۔
اوہان چائے کا کپ اٹھا کر لان کی جانب گیا تو ردا بھی فوراً اپنا کپ اٹھا کر پیچھے نکلی تھی۔
"ہاں ٹھیک ہے میں رات تک مکمل کر کے میل کر دوں گا۔" ہاتھوں میں چائے کا کپ تھامے وہ اِدھر سے اُدھر چکر لگاتا ہوا شاید فون پر بات کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

کانوں میں لگے اسکے ائیر پوڈز کو دیکھتے ہوئے وہ وہیں قریب آکر رک گئی۔اوہان نے حیرت سے ردا کو دیکھا اور بات ختم کرتے ہوئے کال کاٹی اور سوالیہ نظروں سے ردا کو دیکھا۔

"وہ..مجھے پوچھنا تھا کہ آپکی یونیورسٹی کیسی ہے؟" چائے کے کپ کو وہاں پڑے جھولے پر رکھتے ہوئے اس نے پوچھا۔

"جیسی ہر یونیورسٹی ہوتی ہے۔" اوہان نے کندھے اچکا کر جواب دیا۔

"ارے نہیں میرا مطلب تھا کہ...مجھے بھی یونیورسٹی میں پڑھنا ہوگا تو...." ردا کو خود سمجھ نہیں آیا کہ وہ کیا پوچھے۔پہلی دفعہ وہ کسی کے سامنے کنفیوز ہورہی تھی۔

"تمہیں جو پوچھنا ہے اپنے بھائیوں سے پوچھ لینا۔" اوہان کہہ کر آگے بڑھنے لگا تو وہ بول اٹھی۔

www.novelsclubb.com

"لیکن فیض بھائی اور دراب تو باہر سے پڑھے ہیں نا اور مجھے یہیں پاکستان سے پڑھنا ہے تو سوچا آپ سے پوچھ لوں پاکستانی یونیورسٹیز کیسی ہوتی ہیں؟" اوہان

نے تعجب سے اسکی جانب دیکھا۔ابھی تو وہ کالج گئی تھی ابھی سے یونیورسٹی کی فکر لگ گئی۔

"مائرہ سے پوچھ لینا۔تمہاری نند بھی پاکستانی یونیورسٹی سے پڑھی ہے۔"اوہان کے اگلے جواب پر ردا نے ناپسندیدگی سے اسکی جانب دیکھا۔

"مائرہ بھابھی نے بی ایس کیا ہے۔لیکن مجھے انجینئرنگ یونیورسٹی کے بارے میں جاننا ہے کیونکہ میں نے بھی انجینئرنگ کرنی ہے۔"ردا کی اگلی بات پر اوہان نے اسکی جانب دیکھا۔

"فل حال یونیورسٹی کو چھوڑ کر ایف ایس سی کو سوچو۔"نیا مشورہ دیتا ہوا وہ اندر کی جانب بڑھ گیا اور ردا وہیں جھولے پر بیٹھ گئی۔

"تھوڑی دیر رک جاتا تو کیا میں نے کھا جانا تھا؟"ناراضگی سے سوچتے ہوئے اس نے ٹھنڈی ہوئی چائے کے کپ کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

••••••••••••••••••••••••••••••

"صرف چار ماہ کے اندر اندر تم نے ڈپارٹمنٹ کی ساخت بدل کر رکھ دی ہے ایمپریسوٗ۔ مستقیم جبرائیل آخر تم ثابت کر رہے ہو کہ تمہیں چننے کا میرا فیصلہ غلط نہیں تھا۔" ہاتھوں میں تھامی فائلز سے نظر اٹھا کر سامنے کرسی پر بیٹھے مستقیم کو دیکھتے ہوئے سراہا۔ مستقیم دھیما سا مسکرا دیا۔

"تمہاری پرفارمینس قابل تعریف ہے یوں ہی لگن سے کام کرتے رہے تو لکھ لو بہت آگے جاؤ گے۔" مستقیم نے شکریہ کے انداز میں سر جھکایا۔ حسن آفندی کے چہرے پر اسے دیکھ کر ایک شفقت بھری خوبصورت مسکراہٹ ابھرتی تھی جس میں مستقیم کو بہت اپنایت محسوس ہوتی تھی۔

"میں نے تمہیں اپنی سٹڈیز بھی کانٹینیو کرنے کا کہا تھا۔ کچھ کیا اسکا؟" مستقیم انکی فکر پر مسکرا دیا۔

www.novelsclubb.com

"اس سال تو ایڈمیشن ڈیٹ گزر گئی اور ویسے بھی میں ایک دفعہ آفس میں سیٹل ہو جاؤں پھر ان شااللہ بزنس کی فیلڈ میں ہی اپلائی کروں گا۔" حسن آفندی مسکرا دیا۔

"بہت اچھی بات ہے اپنی ڈگری بھی ساتھ کمپلیٹ کرو۔اور تمہارے والد صاحب کیسے ہیں، گئے تھے گھر؟" مستقیم نے نوٹ کیا تھاوہ کبھی بھی اسکے والد کا حال احوال پوچھنا نہیں بھولتے تھے۔

••••••••••••••••••••••••

"رکو مستقیم!" لفٹ کی جانب بڑھتا مستقیم ارسلان کی آواز پر رکا۔

"سنا ہے بہت تعریف ملی ہے تمہیں باس سے؟" مستقیم نے رک کر اسکی جانب دیکھا۔

"ہاں بالکل!"

"تم اس جگہ کے قابل نہیں ہو اور دیکھنا یہ بات میں ثابت کر کے رہوں گا۔" مستقیم نے اکتا کر اسکی جانب دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"پچھلے چار مہینوں میں آپ پانچ سو بار یہ بات کہہ چکے ہیں۔مہربانی کر کے اپنے ڈائی لاگز اپڈیٹ کریں میں بور ہو چکا ہوں۔" لفٹ کا بٹن دبا کر کہتا وہ لفٹ میں سوار ہو گیا۔اور ارسلان نے کڑھ کر بند لفٹ کو دیکھا۔

"تمہاری بوریت تو میں ایسی ختم کروں گا کہ پوری زندگی ارسلان کو یاد رکھو گے۔"غضب سے کہتا وہ آگے بڑھ گیا۔

••••••••••••••••••••••••••••

"اپنا گھر اپنا ہی ہوتا ہے۔میں نے پاکستان میں کویت کو بہت یاد کیا۔"آمنہ نے بازو پھیلا کر گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اچھا لیکن پاکستان میں تو تم نے ایک بار بھی کویت کا نام نہیں لیا۔"لاؤنج میں چھوٹی میز کے گرد کارپٹ پر بیٹھا احمد فوراً سے بولا تھا۔

"نام نہیں لیا اسکا مطلب یہ تو نہیں مجھے اپنا کویت یاد نہیں آیا۔"آمنہ برا مناتے ہوئے بولی۔

"آمنہ آگے کا کیا پلین ہے؟ہفتہ ہو گیا ہے ہمیں پاکستان سے واپس آئے ہوئے تم نے کچھ سوچا ہی نہیں۔"اوپن کچن میں کام کرتی پھوپھو آمنہ کو دیکھ کر بولیں۔

www.novelsclubb.com

"میں سائیکالوجی پڑھوں گی۔ بچپن میں میں نے اور زرش نے ڈسائڈ کیا تھا کہ ہم برین سٹڈی کریں گے تاکہ ہم اپنے خلاف لوگوں کا دماغ پڑھ سکیں۔" آمنہ مسکرا کر بولی تھی۔

"ہم بچپن میں ایک ڈرامہ دیکھتے تھے جس میں ایک جن آدمی کی شکل میں آکر بچوں کو بہلا پھسلا کر انہیں کڈنیپ کر کے انکا خون پی جاتا تھا۔ تب وہاں ایک ڈاکٹر ہوتی ہے سائیکالوجسٹ۔ اسکے بیٹے کو جن اسکے اسکول ٹیچر کی شکل اپنا کر کڈنیپ کرنے آتا ہے تو وہ ڈاکٹر اس جن کا دماغ پڑھ لیتی ہے تو اسے پتہ چل جاتا ہے کہ یہ اصلی ٹیچر نہیں اس طرح وہ اپنے بچے کو بچا لیتی ہے۔ تب ہم نے سوچا تھا کہ ہم بھی اس ڈاکٹر کی طرح سائیکالوجسٹ بنیں گے۔" آمنہ کے چہرے پر اس وقت کو یاد کرتے ہوئے خوبصورت سی مسکراہٹ تھی۔

www.novelsclubb.com

"یہ سب ڈراموں میں ہوتا ہے اصل زندگی میں ایسا کچھ نہیں ہوتا۔" احمد ناک چڑھا کر بولا تھا۔

"پھر کب سے سٹارٹ ہیں ایڈ میشنز؟اور تمہاری دوستیں وہ کیا کریں گی؟" سالن کاتڑکا لگاتے ہوئے پھوپھو نے سوال کیا۔

"امی! آنیہ اور عائشہ تو پاکستان جارہی ہیں پڑھنے۔کیوں نہ میں بھی پاکستان چلی جاؤں۔" آمنہ نے پرجوش ہو کر مشورہ دیا۔

"پاکستان کیوں جانا ہے؟یہیں پڑھو۔"

"پاکستان کی پڑھائی سستی ہے کویت کی نسبت تبھی کہہ رہی ہوں۔"

"کوئی بات نہیں ہم افورڈ کرسکتے ہیں اسی لیے یہیں رہو۔پہلے پانچ ماہ باپ سے دور رہ کر دل نہیں بھرا۔" باہر آتے آمنہ کے بابا ناراضگی سے بولے۔تو آمنہ ہنس دی۔

وہ کمرے میں آئی تو اسکا موبائل بج رہا تھا دیکھا تو حارث کی کال تھی۔وہ طے کر چکی تھی کہ اب حارث سے کوئی تعلق نہیں رکھے گی۔موبائل سائیلینٹ کرکے اس نے بیڈ پر خود سے دور اچھال دیا۔

www.novelsclubb.com

"کیا میں نے جو کیا ہے وہ غلط ہے یا جو میں اب کر رہی ہوں وہ غلط ہے؟" بیڈ پر لیٹ کر چھت پر چلتے پنکھے کو دیکھ کر اس نے سوچا تھا۔

"میں جانتی ہوں یہ غلط ہے، حرام ہے لیکن میں کچھ حرام نہیں کر رہی۔ اگر میں حارث سے فون پر بات کر لیتی ہوں، میمز شیئر کر لیتی ہوں تو کیا برائی ہے؟ ہمارا ریلیشن آج کل کے حرام ریلیشنز جیسا نہیں ہے۔ میں تو اس سے ملی بھی بس ایک بار ہوں اسکے بعد بے شک حارث نے بہت فورس کیا لیکن مجھے پتہ ہے یہ غلط ہے۔ میں بہت نیک، بہت بہترین بے شک نہیں ہوں لیکن پھر بھی میں میں بہت سوں سے بہتر ہوں۔ حارث مجھ سے محبت کرتا ہے، کتنے سالوں سے وہ مجھ سے باتیں کر رہا ہے لیکن کبھی بھی اس نے کوئی ایسی غلط بات نہیں کی جس سے میری عزت میں کمی آئے۔ وہ مجھ سے سچی محبت کرتا ہے، وہ مجھ سے سنسئیر ہے اس نے اپنے گھر والوں سے بھی میری بات کروائی ہوئی ہے۔ وہ باقی مردوں جیسا نہیں ہے وہ عورتوں کی عزت کرنا انکا دل رکھنا جانتا ہے۔ مجھے اس کے ساتھ ایسا نہیں کرنا چاہیے۔ مجھے اسے بتانا چاہیے کہ اب مزید مجھے اس

ریلیشن کو چھپانا نہیں ہے وہ اس ریلیشن کو کوئی نام دے۔" وہ ایک دم اٹھ بیٹھی اور موبائل اٹھایا فون جو کب کا بج بج کر بند ہو چکا تھا۔ اس نے کال بیک کرنے کا سوچا اسی لمحے اسکا موبائل پھر بج اٹھا۔ اس نے دیکھا تو کویت کا ہی کوئی ان نان نمبر تھا۔ اس نے اٹھالیا۔

"ہیلو آمنہ... آمنہ۔"

"حارث؟" آمنہ کو حیرت ہوئی تھی۔

"کال مت کاٹنا، میری بات سنو۔"

"حارث میں پہلے بھی کہہ چکی ہوں کہ مجھے دوبارہ فون نہ کرنا پھر کیوں نمبر بدل بدل کر مجھے کال کر رہے ہو؟" آمنہ بولی تو آواز میں غصہ تھا۔

"کیوں فون نہ کروں؟ پہلے بتاؤ مجھے سارے سوشل میڈیا اکاؤنٹس سے بلاک کیوں کیا ہے تم نے؟" سامنے والا بھی غصے سے بولا تھا۔

"حارث میں تم سے کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہتی۔ میں صاف صاف کہہ چکی ہوں اگر مجھ سے تعلق رکھنا ہے تو اپنی امی کو بھیجو۔ کم از کم کوئی منگنی ہی کر

جائیں۔میں اس طرح بے نام رشتے کو مزید نہیں گھسیٹ سکتی۔"آمنہ دوٹوک انداز میں بولی تھی۔

"آمنہ سمجھنے کی کوشش کرو امی کویت نہیں ہیں تو انہیں کیسے بھیجوں۔اور یہ کیسی محبت ہے تمہاری جواب بدل رہی ہے۔"

"تمہاری امی نہیں ہے یہاں تو تمہاری بڑی بہن کی تو شادی یہیں ہوئی ہے نا اسے بھیج دو۔کوئی تو نام دو اس رشتے کو۔"آمنہ بے بسی سے بولی تھی۔

"پاکستان جاکر تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے۔پہلے بھی تمہیں اپنی ساری مجبوریاں گنوا چکا ہوں لیکن نہیں تمہاری سوئی تو ایک جگہ ہی اٹکی ہوئی ہے۔"

اس نے غصے سے کہہ کر فون کاٹ دیا۔آمنہ نے گھور کر موبائل کو دیکھا۔

"پاکستان جاکر تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے۔"منہ بگاڑ کر وہ اسکی نقل اتارتے ہوئے بولی۔

www.novelsclubb.com

"آیا بڑا پھنے خان کہیں کا۔ ہونہہ! میری طرف سے بھاڑ میں جاؤ۔ میں تمہاری خاطر جہنم نہیں کما سکتی، بلکہ تمہیں دھکا دے سکتی ہوں۔" موبائل کو بیڈ پر دور اچھالتے ہوئے وہ چڑ کر بولی تھی۔

•••••••••••••••••••••••••••••

ہاتھوں میں تھامے ڈسپوزیبل کپس میں چائے لیے وہ دونوں آہستہ آہستہ سڑک کے کنارے چل رہے تھے۔

"کیسے پی لیتے ہو تم لوگ چائے؟" چائے کا گھونٹ بھرتے ہوئے بن یامین منہ بنا کر بولا تو مستقیم مسکرا دیا۔

"بالکل ویسے جیسے تم لوگ کافی پی لیتے ہو۔" ایک ہاتھ جیکٹ کی جیب میں ڈالے وہ دور تک پھیلی مصروف سڑک کو دیکھ کر بولا۔ دوپہر کا وقت تھا اور وہ دونوں مسجد سے واپس اپنی کمپنی کی جانب لوٹ رہے تھے۔ لیکن چونکہ بریک ٹائم ختم ہونے میں وقت تھا تبھی وہ ہاتھوں میں چائے تھامے آہستہ آہستہ ٹہلتے

ہوئے موسم انجوائے کر رہے تھے۔ صبح کافی دھند تھی اب دھند تو نہ تھی لیکن سورج کہیں نظر نہیں آ رہا تھا۔

اسکی بات پر بن یامین نے چائے کے کپ کو دیکھا جو اب بھی پہلے جیسا ہی بھرا ہوا تھا۔

"اللہ کے نام پر دے دو بابا۔۔۔"اسی دوران ایک ہٹا کٹا آدمی ایک ٹانگ کو لنگڑاتا ہوا ان کے قریب آ کر ہاتھ پھیلا کر کھڑا ہو گیا۔

"معاف کرو بابا۔"بن یامین اس ہٹے کٹے انسان کو دیکھ کر منہ بنا کر بولا جو کہیں سے نہیں لنگڑا لگ رہا تھا۔

مستقیم نے بٹوا نکالا تو اس میں کھلے پیسے نہیں تھے۔

"یامین کھلے پیسے ہیں تو دو۔"بن یامین نے اسے گھورا۔

"ایسے کیا دیکھ رہے ہو؟ واپس کر دوں گا۔"مستقیم کے کہنے پر اس نے گہری سانس لے کر پیسے نکال کر اس فقیر کو دیے وہ دعائیں دیتے ہوئے پلٹ گیا۔

www.novelsclubb.com

"ویسے انتہائی بیوقوف انسان ہو تم۔" اپنے بٹوے کو واپس جیب میں ڈالتے ہوئے بن یامین بولا۔ تو مستقیم مسکرا دیا وہ جانتا تھا کہ وہ کس وجہ سے کہہ رہا ہے۔

کالج کے گیٹ سے نکل کر وہ ویٹنگ ایریا میں بینچ پر آ کر بیٹھ گئی۔ اور گھڑی پر وقت دیکھا، اوہان کے آنے میں ابھی پندرہ منٹ باقی تھے۔ اپنے بیگ کی زپ کھول کر اس نے رجسٹر نکالا اور اس پر لکیریں کھینچنے لگ گئی۔ ایک لڑکی اسکے قریب آ کر بیٹھی تو زرش نے ایک لمحے کے لیے سر اٹھا کر اسکی جانب دیکھا اور پھر سر جھکا لیا۔

"پا.. پانی ہے؟" زرش نے اسکی جانب دیکھا۔ وہ اتنا آہستہ بولی تھی کہ زرش سمجھ نہیں پائی تھی۔ زرش نے اسے ناسمجھی سے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"مستقیم تمہیں کہیں سے بھی لگ رہا تھا کہ وہ انسان معزور ہے؟ بالکل ٹھیک ٹھاک انسان تھا ایسے ڈرامے کر رہا تھا۔ اور تمہاری ہمدردی والی حس جاگ گئی۔ فقیروں کو پیسے دینا انکی مدد کرنا اچھی بات ہے لیکن پیسے دیکھ کر دینے چاہیے کہ

سامنے والا اس قابل بھی ہے یا نہیں۔ان لوگوں نے تو مانگنے کو اپنا کاروبار بنایا ہوا ہے۔اور انکا کاروبار کامیاب بھی تم جیسے لوگوں کی وجہ سے ہے۔ایسے لوگوں کی وجہ سے لوگوں نے اصل حقداروں کو دینا بھی چھوڑ دیا۔دھوکے باز ہوتے ہیں ایسے لوگ۔اور تمہارا تو کیا کہنا... کوئی کام جو تم عقلمندی سے کرو۔"بن یامین کی اتنی لمبی تقریر اس نے خاموشی سے چائے پیتے ہوئے سنی اور آخر میں سمجھتے ہوئے سر ہلا دیا۔

"ٹھیک کہتے ہو تم کوئی کام میں عقلمندی سے نہیں کرتا۔اور تمہاری یہ بات بھی بالکل ٹھیک ہے کہ وہ شخص مجھے دھوکہ دے کر پیسے لے کر گیا۔ تمہیں لگتا ہے کہ اس نے ٹانگ لنگڑا کر مجھ سے ہمدردی سمیٹتے ہوئے پیسے لیے؟"مستقیم نے اسکی بات کو سمجھتے ہوئے آخر میں سوال کیا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں بالکل"

"جی؟...آپ نے مجھے کچھ کہا؟"زرش نے اس کالی چادر میں لپٹی خود سے چھوٹی عمر، تقریباً چودہ پندرہ سالہ لڑکی کو دیکھا۔

"پانی..چ چ..اچاہیے۔" وہ جب بولی تو اسکی آواز لڑکھڑائی تھی زرش نے بیگ کی سائڈ زپ سے بوتل نکال کر اسے پکڑائی اور زرش کو محسوس ہوا تھا کہ وہ کانپ بھی رہی تھی۔

"نہیں ایسا نہیں ہے یامین! ہم انسان اپنے آپ کو بہت عقلمند سمجھتے ہیں اور ہم پھونک پھونک کر بہت سوچ سمجھ سے فیصلے لیتے ہیں لیکن اتنی احتیاط کے باوجود ہم دھوکہ کھا لیتے ہیں تب ہمیں اپنی غلطیاں یاد آتی ہیں کہ کاش اس وقت ہم یہ فیصلہ نہ لیتے یا اس انسان پر بھروسہ نہ کرتے وغیرہ وغیرہ۔ لیکن تب ہم یہ نہیں سوچتے کہ اللہ کے فیصلے کے آگے ہماری عقلمندی کسی کام نہ آئی۔ میں جانتا ہوں وہ انسان معذور نہیں تھا اور نہ حقدار تھا۔ میں اسے کبھی پیسے نہ دیتا اگر وہ اللہ کے نام پر سوال نہ کرتا۔ بن یامین! ہم جتنی بھی عقلمندی دکھا لیں دھوکے ہمیں کھانے ہی ہوتے ہیں۔ جب دھوکے کھانے ہی ہیں تو اللہ کے نام پر دھوکہ کھانے میں کیسی جھجھک؟ یامین اللہ نے ہمیں اتنا عطا کیا ہے کہ ہم لوگوں سے مانگنے والے نہیں بلکہ دینے والے ہیں۔ جب اللہ ہماری تمام صحیح غلط اٹینشنز

جانتے ہوئے بھی ہمیں عطا کرنے سے رکتا نہیں تو ہم اللہ کے نام پر مانگنے والے کو کیوں جج کر کے دس بیس روپے جیب سے نکالنے پر انکار کریں؟" چائے کا آخری گھونٹ بھرتے ہوئے اس نے اپنی بات مکمل کی۔

"ہاں وہ تو ٹھیک ہے لیکن اس طرح سے ان لوگوں کو مل جاتا ہے تبھی یہ محنت نہیں کرتے۔ اگر انہیں یوں نہ ملیں تو ضرور یہ محنت کریں۔" بن یامین کی اگلی بات پر وہ پھر سے مسکرایا۔

"کیا گرانٹی ہے کہ تب وہ چور یا ڈاکو بننے کی بجائے محنت کریں گے؟" مستقیم کے سوال پر وہ کچھ لمحے رکا۔

"گرانٹی تو نہیں دے سکتے لیکن امید تو کر سکتے ہیں۔ وہ جو بھی آگے کریں کم از کم ہماری اپنی انٹینشنز تو اچھی ہوتی ہیں۔" بن یامین کی بات پر وہ رکا اور خالی ڈسپوزیبل کپ کو سڑک کے کنارے لگی ڈسٹ بن میں ڈالا اور اسے دیکھا۔

"ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی سوالی کو خالی ہاتھ نہیں لوٹایا یامین۔ جانتے ہو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سائل کو کچھ نہ کچھ دے کر

www.novelsclubb.com

ہی واپس کرو خواہ وہ بکری کا خر ہی کیوں نہ ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک اور جگہ فرمایا کہ میں ایسے آدمی کی خبر نہ دوں جو سب سے بدتر ہے۔ صحابہ نے عرض کیا ہاں بتایئے فرمایا وہ شخص جس سے اللہ کے نام پر کچھ مانگا جائے اور وہ کچھ نہ دے۔ ہماری انٹینشنز اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ اچھی نہیں ہو سکتیں۔ اور کچھ نہیں تو ہم اللہ کے نام پر اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو تازہ کرتے ہوئے دے سکتے ہیں۔ اگر فقیروں کو جج کر کے دینا ہوتا تو پہلے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کرتے ہم ان سے زیادہ عقلمند یا انسانیت کے ہمدرد نہیں۔ اس کے علاوہ ہدایت دینا اللہ کا کام ہے۔ تمہاری بات ٹھیک ہے کہ ان کو یوں مل جاتا ہے تبھی محنت نہیں کرتے لیکن ہم اگر ان پر سے روک لیں تو کون گارنٹی دیتا ہے کہ وہ تب ضرور محنت کریں گے؟ تم ان پر یہ راستہ بند کرو وہ کوئی اور شارٹ کٹ نکال لیں گے۔ صحیح کیا ہے وہ اللہ بہتر جانتا ہے لیکن میرے ابو نے مجھے یہ ہی سکھایا ہے کہ جہاں ہم اور بے شمار دھوکے کھاتے ہیں وہیں اللہ کے نام پر ہمیں عقلمندی دکھانے کی بجائے خوشی سے

www.novelsclubb.com

بیوقوف بن جانا چاہیے۔ ہم اللہ کے نام پر دیں گے تو ہمارے خزانوں میں لازماً اضافہ ہی ہو گا۔ یہاں تو ہمارے بیوقوف بننے میں بھی پروفٹ ہے پھر کیسا گھبرانا؟اور اکثر میرے ابو کہا کرتے ہیں کہ تم اسکو بھی دو جو تمہارے خیال میں مستحق ہے اور اسکو بھی دو جو تمہارے خیال میں مستحق نہیں ہے تا کہ اللہ تمہیں وہ بھی دیں جس کے تم مستحق ہو اور وہ بھی دیں جس کے تم مستحق نہیں۔"

بولتے ہوئے مستقیم کی نظر سڑک کی دوسری جانب گرلز کالج کے باہر بینچ پر کالی چادر لیے کالج یونیفارم میں بیٹھی لڑکی پر گئی تو وہیں رک گئی۔

"تم اتنے بیوقوف ہو نہیں جتنے نظر آتے ہو۔"بن یامین ہنس کر بولا۔ مستقیم نے اسکی جانب دیکھا۔

"تم چلو مجھے ایک کام یاد آگیا۔ابھی آتا ہوں۔" مستقیم کہہ کر سڑک کی دوسری جانب بڑھ گیا۔

"ایک دم سے کونسا کام یاد آگیا؟"بن یامین حیران تھا۔

"کھانا آتا ہوں۔ تم جاؤ۔" سڑک کراس کرتا وہ اونچا سا بولا۔ مستقیم اسی کی جانب دیکھ رہا تھا جو ساتھ بیٹھی لڑکی سے بوتل پکڑ کر بیگ میں رکھ رہی تھی۔ وہ کچھ فاصلے پر جا کر رک گیا۔

اس نے پانی پی کر بوتل زرش کو لوٹا دی۔ اس لڑکی کی آنکھوں کی ویرانی چونکا دینے والی تھی۔ زرش نے بوتل واپس بیگ میں رکھ لی۔ اور دوبارہ اپنی کاپی پر جھک گئی۔ ساتھ بیٹھی لڑکی یوں ہی ویران آنکھوں سے سڑک کو دیکھ رہی تھی۔ وہ کالج کی لڑکیوں کے لیے ویٹنگ ایریا تھا لیکن وہ کالج کی لگتی نہیں تھی۔ پتہ نہیں وہ وہاں کیوں بیٹھی ہوئی تھی؟ زرش کے دماغ میں سوال ابھرا لیکن اس نے پوچھا نہیں۔ اتنی دیر میں اسے اوہان بائک پر آتا نظر آیا تو وہ رجسٹر بیگ میں ڈال کر اٹھ کھڑی ہوئی۔ ایک نظر اس لڑکی پر ڈالی اور بائک پر بیٹھ گئی۔

www.novelsclubb.com

مستقیم کو وہ نظروں سے دور جاتی ہوئی نظر آئی۔ وہ تب تک وہیں کھڑا رہا جب تک بائک نظروں سے اوجھل نہ ہو گئی۔

"تو یہ تھا ضروری کام مسٹر مستقیم کا؟" اپنے پیچھے سے بن یامین کی خنکتی آواز پر وہ چونکا۔

"خودکشی حرام کیوں ہے؟ میں مر کیوں نہیں سکتی؟ میں مر کیوں نہیں جاتی؟ میں اپنی جان کیوں نہیں لے سکتی اپنی ماں کی طرح؟ سب کی زندگیاں آسان ہوتی ہیں میری آسان کیوں نہیں؟ اگر خدا کو میں پسند ہی نہیں تھی تو مجھے پیدا کیوں کیا؟ اگر خدا نے یہ زمین مجھ پر تنگ ہی کرنی تھی تو مجھے یہاں کیوں بھیجا؟ سب مر جائیں گے لیکن زرفشاں زندہ رہے گی کیونکہ خدا زرفشاں سے نفرت کرتا ہے اور وہ جانتا ہے زرفشاں کو زندگی سے نفرت ہے۔ زرفشاں قابلِ نفرت ہے۔ زرفشاں کو مر جانا چاہیے۔ لیکن خدا مجھے مرنے ہی نہیں دیتا۔" بینچ کی سطح پر اپنی انگلی کے پوروں سے کچھ لکھتے ہوئے وہ بہت ہی آہستہ بڑبڑا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

••••••••••••••••••••••••••••••

"اپنے ضروری کام کو بیان کرنا ضروری سمجھو گے ایک دوست سمجھ کر؟" گھر کی تیسری منزل پر اس وقت گود میں لیپ ٹاپ رکھے وہ کرسی پر براجمان تھا جب بن یامین دو چائے کے کپ لیے وہیں آ گیا۔

"کونسا ضروری کام؟" چائے کا کپ اٹھاتے ہوئے اس نے لاعلمی ظاہر کی۔ آج اتوار کا دن تھا تو وہ چھت پر دھوپ سینک رہے تھے۔

"مسٹر مستقیم اگر اس وقت میں شاکڈ نہ ہوتا تو یقیناً تمہاری یاداشت تازہ کرنے کو تمہاری تصویر بنالیتا۔" مستقیم نے اسے نا سمجھی سے دیکھا۔

"تم کہیں سے بھی ابو بکر بھائی کے بھائی نہیں لگتے۔ کہاں وہ سلجھے ہوئے شریف اور کہاں تم لڑکیوں کو تاڑنے والے... آہ!" مستقیم نے اس کے دائیں پاؤں اپنے بائیں پاؤں کی ہیل جوتے سمیت رکھ دی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ڈرو مجھ سے، کیا ہوا گر میں ابھی ابو بکر بھائی کو فون کر کے کہہ دوں کہ تم یہاں کام کرنے نہیں بلکہ لڑکیاں تاڑنے آئے ہو۔" بن یامین اسے دھمکی دینے کے انداز میں بولا۔

"تم بھی ڈرو مجھ سے، کیا ہوا اگر میں اماں وڈی سے کہوں کہ تم کام کرنے نہیں بلکہ سگریٹ پینے جاتے ہو؟"

"میں سگریٹ نہیں پیتا۔" بن یامین بھونچکا کر بولا تھا۔

"میں بھی لڑکیاں نہیں تاڑتا۔" مستقیم ٹائپنگ کرتا مصروف سے انداز میں بولا۔

"بول لو جتنے جھوٹ بولنے ہیں اگلی بار ثبوت کے ساتھ بات کروں گا۔" چائے کا کپ اٹھا کر چھت پر ٹہلتے ہوئے وہ چڑ کر بولا۔ مستقیم اپنی ابھرتی ہنسی کو دبا گیا۔

•••••••••••••••••••••••••••••

"ہاں اگلے مہینے تک واپس آرہا ہوں۔ بور ہو گیا ہوں پاکستان رہ رہ کر۔" لاؤنج کے صوفے پر وہ فون پر بات کرتے کرتے وہیں آبیٹھا تھا۔ ردا وہیں صوفے پر بیٹھی ٹی وی دیکھ رہی تھی۔

"ہاں اوکے! پھر ملتے ہیں۔" اسکے فون بند کرنے تک تائی جان اس کے پاس آکر بیٹھ گئی تھیں۔

"ابھی سے واپس چلے جانا ہے؟ کچھ عرصہ تو ٹھہرو میرے پاس۔"تائی جان کی بات پر وہ مسکرایا۔

"تھک گیا ہوں یہاں کے بورنگ ماحول میں۔"تائی جان نے ناراضگی سے اسکی جانب دیکھا۔

"ناراض مت ہوئیں پیاری امی۔میرا ارادہ وہیں سیٹل ہو جانے کا ہے۔پھر آپ کو وہیں اپنے پاس بلالوں گا۔"دراب نے آنکھ دبا کر کہا۔

"اچھا تمہارے باپ کو چھوڑ کر باہر چلی جاؤں؟"تائی جان نے ناراضگی سے پوچھا۔

"خیر اب آپ کے میاں صاحب اپنے کام کو آپکی خاطر چھوڑ کر آپکے ساتھ باہر سیٹل ہونے سے رہے۔تو قربانی تو آپ کو ہی دینی ہو گی۔"دراب کے کہنے پر ردا نے آنکھیں گھما کر اسکی جانب دیکھا۔اور اٹھ کر کچن میں چلی گئی جہاں مائرہ ملازمہ کے ساتھ مل کر کھانا تیار کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"بھابھی آپ کے آنے کا سب سے زیادہ فائدہ مجھے ہوا ہے۔" کرسی کھینچ کر ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھی دھنیا کاٹتی مائرہ کے ساتھ بیٹھتے ہوئے وہ بولی۔

"اچھا وہ کیسے؟" مائرہ نے مسکرا کر پوچھا۔

"جب سے آپ آئی ہیں روز کچھ بہترین سے بہترین پکتا ہے۔ ورنہ میں ہماری ملازمہ کے ہاتھ کے وہ بدذائقہ کھانے کھا کھا کر تھک چکی تھی۔" اسکی بات پر ملازمہ نے منہ بنایا تو مائرہ ہنس دی۔

"اچھا تم مجھ سے زیادہ میری کوکنگ سکیلز سے امپریسڈ ہو؟" ردا ہنس دی۔

"ایسی بات نہیں ہے جب سے آپ آئی ہیں گھر واقعی گھر لگنے لگ گیا ہے۔ پہلے سب کا کھانا الگ الگ وقت پر بنتا تھا اور اب سب کا اکٹھا۔ اب لنچ ہم سب اکٹھے ہی کرتے ہیں، اچھا لگتا ہے۔"

www.novelsclubb.com

"ہماری امی نے کبھی ہمیں الگ کھانے کی سہولت نہیں دی۔ تب غصہ آتا تھا لیکن اب لگتا ہے وہ بہت اچھا کرتی تھیں۔" مائرہ کی بات پر ردا مسکرا دی۔

"آپ نے آج جانا ہے چچا کے گھر امی بتا رہی تھیں؟" ردا نے یاد آنے پر پوچھا۔

"ہاں آج انیتس نومبر ہے نا! زرش اور اوہان دونوں کی سالگرہ ہے۔ پہلے تو سارے ارینجمنٹس گھر میں میں کرتی تھی اس بار اِدھر ہوں تو سوچا کہ سامان لے جاؤں گی اور انہیں سرپرائز کروں گی۔"

"اوہ! تو آج انکی برتھ ڈے ہے۔۔۔ آپ لوگ پہلے سیلیبریٹ کرتے ہو؟"

"ہاں گھر میں کیک کاٹ لیتے ہیں اور کچھ اچھا سا بنا لیتے ہیں۔"

"پھر میں بھی چلوں آج آپکے ساتھ؟" ردا نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں کیوں نہیں بلکہ میں نے تو سوچا تھا سب چلیں گے لیکن تائی جان نے منع کر دیا انکا کہنا ہے کہ انہیں اپنی کسی ٹی پارٹی میں جانا ہے۔"

"باقی سب کو چھوڑیں، میں جاؤں گی۔ کب نکلنا ہے؟" ردا ایک دم پرجوش سی ہو گئی تھی۔

"شام چار پانچ بجے، جب فیض واپس آئیں گے۔" ردا کی نظر فوراً گیارہ بجاتی گھڑی پر گئی تھی۔

"اوکے میں پھر تیاری کرلوں۔" وہ تیزی سے باہر کی جانب بھاگی۔ باتیں کرتی تائی جان اور دراب نے حیرت سے اسے خوشی سے بھاگتے ہوئے سیڑھیوں کی جانب بڑھتے ہوئے دیکھا۔

"امی سر دبادیں درد کر رہا ہے۔" اپنی والدہ کی گود میں سر رکھتے ہوئے دراب بولا۔

"کوئی میڈیسن لی ہے؟"

••••••••••••••••••••••••••••••••••

"زرش کویت سے کال ہے آکر بات کرلو۔" وہ بیٹھی اپنا کالج کا کام کر رہی تھی جب اوہان نے آکر اطلاع دی۔

"کویت سے کس کی؟" زرش کو حیرت ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"کویت سے آمنہ کے علاؤہ اور کس کی کال ہوگی؟" اوہان کہہ کر چلا گیا اور زرش کتابیں بند کر کے لاؤنج میں آگئی۔ لاؤنج خالی تھا باقی سب شاید لاؤنج میں تھے۔

"اسلام علیکم!" اس نے کریڈل اٹھا کر کان پر لگا کر سلام کیا۔

"وعلیکم السلام! کیسی ہو زرش؟" آمنہ کے انداز میں جوش تھا۔

"میں ٹھیک الحمداللہ تم کیسی ہو؟" زرش کے انداز میں تھوڑی سی جھجھک تھی۔

"اے ون! اور بتاؤ مجھے مِس کیا؟" زرش کچھ نہیں بولی۔

"مطلب نہیں کیا مِس؟" آمنہ نے پر شکوہ انداز میں پوچھا۔

"میں نے تمہیں واقعی مِس نہیں کیا۔ میں اس آمنہ کو مِس کرتی ہوں جو واقعی میری دوست تھی جو مجھے اپنی دوست سمجھتی تھی۔" فون کی دوسری طرف خاموشی چھائی ہوئی تھی۔

"پتہ ہے آمنہ اوہان کہتا ہے۔ کہ لوگ نہیں بدلتے بلکہ انکی ترجیہات، انکے حالات بدل جاتے ہیں۔"

www.novelsclubb.com

"ٹھیک کہتا ہے ایسا ہی ہے ترجیہات واقعی بدل جاتی ہیں۔" آمنہ کی آواز میں بھی اب پہلے والا جوش نہیں تھا۔

"تم نے مجھے مِس کیا؟" زرش نے مسکرا کر سوال کیا۔

"بالکل نہیں میں نے اس سڑی ہوئی زرش کو بالکل مِس نہیں کیا۔ہاں اس زرش کو ضرور مِس کیا جسکے ساتھ میں ڈرامہ دیکھتے ہوئے سائیکاٹرسٹ بننے کے خواب دیکھتی تھی۔"زرش ہنس دی۔

"تو تمہیں وہ ڈرامہ اور ہماری پلیننگز ابھی تک یاد ہیں؟"زرش نے تعجب سے پوچھا۔

"جی جناب نہ صرف یاد ہے بلکہ اس پلیننگ پر امپلیمنٹ کرنے کا بھی مکمل ارادہ ہے۔"

"مطلب تم واقعی سائیکالوجی پڑھنے والی ہو؟"زرش نے خوشگوار حیرت سے پوچھا۔

"جی ہاں!"زرش مسکرا دی۔

www.novelsclubb.com

"دین بیسٹ آف لک!"

"اور میڈم آپکو ہیپی برتھڈے!"آمنہ نے بھی مسکرا کر کہا۔

"تھینک یو!"اسکے چہرے پر پیاری سی مسکراہٹ پھیل گئی تھی جو بھی تھا ناراضگی اپنی جگہ لیکن آمنہ کا اسے کال کر کے وِش کرنا اسے اچھا لگا تھا۔

"زرش میرے رویئے کے لیے ایک بار پھر سوری۔ہمارے درمیان فرق کی وجہ صرف ترجیہات نہیں بلکہ میرا رویئہ تھا۔مجھے تمہارا خود کو ٹوکنا اچھا نہیں لگا تھا۔اور اپنی بیو قوفی کی وجہ سے میں نے وہ سارا ٹائم جو پاکستان میں گزارا تمہارے بغیر ضائع کر دیا۔لیکن کہتے ہیں نا کہ ہر چیز میں مصلحت ہوتی ہے اس طرح مجھے ردا کو جاننے کا موقع مل گیا وہ اتنی بری نہیں ہے زرش جتنا اسے ہم سمجھتے تھے۔"

"ہمم!"آمنہ کی بات پر زرش اور کچھ نہ بولی تھی۔

"کیا کہہ رہی تھی آمنہ ؟"زرش کے باہر سب کے ساتھ لان میں آکر بیٹھنے پر شبانہ بیگم نے پوچھا۔

"برتھڈے وش کر رہی تھی۔"زرش نے امل اور حدید کو دیکھتے کہا جو واٹر کلرز لیے کوئی ڈرائنگ کر رہے تھے۔

"اس بار تو وہ زیادہ ردا کے ساتھ ہی رہی ہے۔" شبانہ بیگم کی بات پر وہ کچھ نہ بولی بلکہ امل اور حدید کی جانب متوجہ ہو گئی۔

•••••••••••••••••••••••••

ہڈیوں کو جما دینے والی سردی وہ اپنے اندر اترتی محسوس کر رہا تھا۔ کوٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے وہ زمین پر بکھرے زرد سوکھے پتوں پر نظریں جمائے خاموش سا چلتا جا رہا تھا۔ اسکا چہرہ اسکے اندر کی خاموشی کی عکاسی کر رہا تھا۔ اس خاموش ابتدائی صبح میں ٹھنڈک کافی زیادہ تھی۔ وہ چلتا چلتا بہتی چھوٹی نہر کے کنارے لگے درخت سے ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا۔

"زندگی اتنی مشکل کیوں ہوتی ہے؟ یہاں کچھ بھی ہماری مرضی سے کیوں نہیں ہوتا؟ سب اچھا جا رہا ہوتا ہے کہ ایک دم سے کچھ ایسا ہو جاتا ہے جو ہمیں توڑ جاتا ہے۔ ہم بظاہر کتنے مکمل نظر آتے ہیں نا لیکن اندر سے ہم تھکان سے چور ہوتے ہیں۔ میں تھکنے لگا ہوں۔ میں جو چاہتا ہوں وہ نہیں ہوتا۔ میں اپنی طرف سے سب کو خوش رکھنا چاہتا ہوں۔ لیکن نہیں رکھ پاتا۔ میں سب ٹھیک کرنا چاہتا

ہوں لیکن نہیں کر پاتا۔ سب کو راضی کرنا تو دور میں تو اپنے والدین کو ہی خود سے راضی نہیں کر پا رہا۔

زندگی میں مسلسل ناکامیوں کا سامنا کر رہا ہوں۔ اپنی خواہشات کو چھوڑنا آسان نہیں ہوتا لیکن میں ضروریات کی خاطر ہر خواہش سے پیچھے ہٹ رہا ہوں۔ میں اپنے گھر کا سہارا بننا چاہتا ہوں لیکن کوئی بھی خوش نہیں مجھ سے، نہ ابو امی نہ ابو بکر بھائی کوئی بھی نہیں۔ میں نہیں جانتا کہ میں ٹھیک ہوں یا غلط لیکن اس وقت مجھے اس سے بہتر کچھ نہیں لگا۔" درخت سے ٹیک لگائے نظریں نہر کے گدلے پانی پر جمائے اس نے پاؤں سے چھوٹے پتھر کو ٹھوکر ماری تو وہ پانی میں گر کر کئی چھوٹی چھوٹی لہریں اٹھا گیا۔

"سب سے بڑا مسلئہ ہم انسانوں کا یہ ہے کہ ہمیں اپنی منزلوں کا ہی پتہ نہیں۔ ہم جن منزلوں کا خواب دیکھتے ہیں اس تک پہنچ نہیں پاتے۔ اور یہ چیز ہمیں اس حد تک توڑ جاتی ہے کہ ہم اگلی منزل کا تعین ہی نہیں کر پاتے۔ میں اس وقت ایسے بھنور میں پھنسا ہوا ہوں کہ نہیں جانتا کہ سب کو ناراض کر کے جو کر رہا

ہوں وہ ٹھیک بھی ہے یا نہیں۔ میرے ہاتھ خالی ہیں اور کندھوں پر ایک ذمے داری ہے۔ کچھ بھی میری سوچ کے مطابق نہیں ہو رہا۔ میں یہ ہی نہیں جانتا کہ میں خود کیا چاہتا ہوں؟ سمجھ نہیں آ رہا کہ میں لڑ کس سے رہا ہوں؟ اپنے خیالات سے؟ اپنے حالات سے یا اللہ کے فیصلوں سے...؟" مستقیم نے پانی پر طلوع ہوتے سورج کی ہلکی نارنجی کرنوں کو دیکھا۔

"جانتا ہوں کہ ہماری زندگی میں جو ہوتا ہے وہ اللہ کا فیصلہ ہوتا ہے۔ ہم اللہ کے فیصلوں کے آگے بے بس ہوتے ہیں۔ اور جو بھی ہوتا ہے وہ بہتری کے لیے ہی ہوتا ہے۔ میں نے یہ فیصلہ اللہ کا فیصلہ سمجھ کر ہی لیا تھا۔ لیکن سب ناراض ہو گئے اور مجھے کوئی مصلحت نظر نہیں آ رہی۔ مجھے یہ مسلسل گھاٹے کا سودا لگ رہا ہے۔ میں کون ہوں؟ میری زندگی کا مقصد کیا ہے؟ میرے راستے کونسے ہیں؟ میری منزل کونسی ہے؟ میں کیوں ہوں؟" درخت سے ٹیک چھوڑ کر اس نے نظریں ڈائریکٹ آسمان کی جانب اٹھا کر جیسے سوال کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

لیکن چاروں طرف خاموشی تھی کوئی جواب نہ تھا۔ جیسی خاموشی اسکے دل میں چھائی ہوئی تھی وہ ہی خاموشی آسمان والے کی طرف سے بھی تھی۔ مستقیم نے ناراضگی سے نظریں جھکا دیں۔ تو سب کے ساتھ ساتھ اللہ نے بھی اسے اکیلا کر دیا؟ دن میں نا جانے وہ کتنی بار اللہ سے پوچھتا لیکن جواب ہی نہ آتا۔

••••••••••••••••••••••••••••••••

عصر کی نماز پڑھ کر وہ اس وقت لان میں کرسی پر بیٹھی اِدھر سے اُدھر جاتے پرندوں کو دیکھ رہی تھی۔ ساتھ والی کرسیوں پر امل اور حدید براجمان تھے۔ سامنے ٹیبل پر ان دونوں کے بیگز اور ان گنت کتابیں اور کاپیاں بکھری ہوئی تھیں۔ اس نے نظریں پھیر کر ان دونوں کو ہوم ورک کرتے ہوئے دیکھا۔ امل آہستہ آہستہ خوبصورت لکھ رہی تھی جبکہ حدید تیزی سے بے ڈھنگا لکھ رہا تھا۔

"حدید! پیارا پیارا لکھو ورنہ میں سارا مٹا دوں گی۔" زرش کی بات پر حدید نے برا سا منہ بنایا اب لڑکیوں کی طرح وہ اتنا فارغ تو نہیں تھا کہ آہستہ آہستہ بنا سنوار کر لکھے۔ لڑکیوں کو کام ہی کیا ہوتا ہے سارا دن؟ انہوں نے کونسا رات کو واہان

بھائی اور بابا کے ساتھ ٹی ٹوئنٹی میچ دیکھنا ہوتا ہے جو انہیں جلدی ہو؟امل کو مطمئن طریقے سے کام کرتے دیکھ کر اس نے چڑ کر سوچا۔

گیٹ کھلنے اور گاڑی کے اندر داخل ہونے کی آواز پر امل حدید سمیت زرش نے بھی پلٹ کر گیٹ کی جانب دیکھا۔

"مائرہ آپی آئی ہیں۔" گاڑی کو دیکھتے ہی وہ دونوں کاپیز پھینکنے کے انداز میں رکھتے ہوئے تیزی سے گاڑی کی جانب بھاگے تھے۔زرش نے بیک ڈور سے اترتی ردا اور دراب کو دیکھا۔مائرہ کے نام پر چہرے پر آئی مسکراہٹ لمحوں میں اڑن چھو ہوئی تھی۔

"برتھ ڈے ہماری تھی تو ان دونوں کو ساتھ کیوں لائی ہیں؟ چلو فیض بھائی تو اب ہماری فیملی کا پارٹ ہیں لیکن یہ دونوں صرف ہمارا دن خراب کرنے آئے ہیں۔" چہرہ پلٹ کر امل حدید کی کتابیں سمیٹتے ہوئے اس نے بےزاریت سے سوچا تھا۔دونوں پرجوش بچوں سے مل کر مائرہ نے وہیں سے دور لان میں کرسی پر بیٹھی زرش کو دیکھا جسے یقیناً ردا اور دراب کی موجودگی پسند نہیں آئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"آپ سب آندر چلیں۔ میں برتھڈے گرل کو لاتی ہوں۔اور فیض آپ سارا سامان اندر لے جایئے گا۔" مائرہ گراج سے لان کی جانب بڑھ گئی۔

"ہیپی برتھڈے مائے لٹل گرل۔" مائرہ نے اسے پیچھے سے ہگ کرتے ہوئے کہا۔زرش ناچاہتے ہوئے بھی مسکرا دی۔

"یاد آگیا آپکو کہ میرے بہن بھائی کی برتھڈے ہے؟" مسکراہٹ غائب کرتے ہوئے وہ ناراضگی سے بولی تھی۔

"لو آتو گئی ہوں۔ پھر کیوں ناراض ہو؟" مائرہ نے ساتھ والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے سوال کیا۔

"ہاں تو اکیلی آتیں اپنے شوہر کے ساتھ۔دو باڈی گارڈ ساتھ لانے کو کس نے کہا تھا۔" مائرہ ہنس دی۔

www.novelsclubb.com

"کزنز ہیں وہ تمہارے۔" آنکھیں دکھاتے ہوئے زرش سے کہا۔

"ناقابلِ برداشت کزنز۔" زرش کے منہ بنا کر کہنے پر مائرہ نے حیرت سے اسکی جانب دیکھا۔

"زرش کیا ہو گیا ہے؟ایسے کیوں بی ہیو کر رہی ہو؟ یہ انکے چچا کا گھر ہے۔میں انہیں روک نہیں سکتی بلکہ دونوں کو میں خود لائی ہوں۔اب وہ بھی میری فیملی ہے۔کیا تم انہیں میری خاطر ایکسیپٹ نہیں کر سکتی؟ایسے بی ہیو کرو گی تو میں دو خاندانوں میں بنٹ جاؤں گی۔"زرش مسکرادی۔

"مذاق کر رہی تھی آپ سے۔"زرش کے ہنس کر بولنے پر مائرہ مسکرادی۔

"مائرہ آپی آپکو نہیں لگتا آپ شادی کے بعد زیادہ سوئیٹ ہو گئی ہیں۔"زرش کے سوال پر مائرہ ہنس دی۔

"تمہیں نہیں لگتا میرے بعد تم بہت کڑوی ہو گئی ہو؟"زرش نے کندھے اچکا دیئے۔

"اتنے ٹائم بعد آئی ہیں۔ہم سب آپ کو بہت مِس کرتے ہیں۔میں نے بالکل نہیں سوچا تھا کہ ہمیں آپکی اتنی یاد آئے گی۔"زرش کی بات پر مائرہ دل سے مسکرائی تھی۔

www.novelsclubb.com

"یاد تو مجھے بھی سب کی آتی ہے اور بہت آتی ہے، بات بات پر آتی ہے۔ ہر کام کرتے وقت امی کی ڈانٹ یاد آتی ہے۔ اوہان امل حدید کی شرارتیں اور تمہاری غصے سے پھولی ہوئی ناک یاد آتی ہے اور بابا کا پیار اور انکی چھوٹی چھوٹی نصیحتیں.. سب بہت یاد آتا ہے۔" مائرہ کے چہرے کی مسکراہٹ اسکی اپنائیت بیان کررہی تھی۔

"وہاں سب آپکا خیال رکھتے ہیں؟" اتنے عرصے بعد آج دونوں کو ایک دوسرے کے ساتھ بات کرنے کا موقع ملا تھا۔ ورنہ مائرہ کی شادی کے بعد سے تو لگتا تھا کہ جیسے وہ پرائی ہوگئی ہے۔

"ہمم! سب بہت خیال رکھتے ہیں۔"

"اور تائی جان؟" زرش نے اسکے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھے۔

www.novelsclubb.com

"وہ بھی اچھی ہیں۔ بس تھوڑی مختلف ہیں۔ ایڈجسٹ ہو جاؤں گی جلد میں وہاں۔" زرش خاموش ہوگئی یہ بات اسکے دل پر لگی تھی۔

"کیسے ایڈجسٹ ہوتے ہیں؟" زرش نے سوال کیا۔

"کمپرومائز کر کے۔"زرش کے چہرے پر ناراضگی ابھری۔

"آپ کیوں کمپرومائز کریں گی؟رشتوں میں توسب کو کمپرومائز کرنا ہوتا ہے ایک انسان کے کمپرومائز کرنے سے کیا ہوتا ہے؟"زرش کے سوال پر مائرہ مسکرائی۔

"تم ابھی چھوٹی ہو زرش۔اس لیے جوش سے سوچ رہی ہو۔ایسا نہیں ہوتا۔ رشتے جوڑنا آسان ہوتا ہے لیکن انہیں نبھانا بہت مشکل۔ ہمیں اپنا آپ،اپنی انا مار کر اپنی جگہ بنانی ہوتی ہے نئے خاندان میں۔امی بتاتی ہیں نا کہ انہوں نے کتنی قربانیاں دی تھیں یہاں ایڈجسٹ ہونے کے لیے۔اسی طرح ہر لڑکی کو دینی ہوتی ہیں قربانیاں۔وقت کے ساتھ ساتھ جب آپ ایڈجسٹ ہو جاتے ہو تو سب ٹھیک ہو جاتا ہے۔"

www.novelsclubb.com

"توکیا ساری ذمے داری ایک لڑکی کی ہوتی ہے؟اس کے شوہر ساس اور باقی کسی کی کوئی ذمے داری نہیں؟"زرش روہانسی ہو گئی تھی۔

"نہیں زرش تقریباً سب ہی اپنی اپنی جگہ کمپرومائز کر رہے ہوتے ہیں۔ لیکن لڑکیوں کے لیے وہ ماحول اور لوگ نئے ہوتے ہیں تو انہیں زیادہ کمپرومائز کرنا ہوتا ہے۔"

"نہیں ایسا کچھ نہیں ہے۔ میں کبھی کمپرومائز نہیں کروں گی۔ اور نہ کسی اور کی خاطر اپنے آپ کو بدلوں گی۔" مائرہ ہنس دی۔ زرش اس طرح غصہ کر رہی تھی جیسے وہ سسرال بھگت چکی ہو۔

"اچھا مت بدلنا! ابھی تو بہت وقت ہے۔ تب تک تم بھی میچیور ہو جاؤ گی۔" مائرہ کے کہنے پر زرش نے ناراض نظروں سے اسکی جانب دیکھا۔

"اگر میچیور کا مطلب بیوقوف ہوتا ہے تو مجھے نہیں ہونا میچیور۔" زرش نے چہرہ پلٹتے ہوئے کہا۔ مائرہ نے اسے چونک کر دیکھا۔ زرش سیریس تھی۔

www.novelsclubb.com

"زرش قربانی تو دین بھی مانگتا ہے، پھر دنیوی رشتوں سے کیسے امید کر لی جائے کہ وہ قربانی مانگے بغیر آپ کو قبول کر لیں گے؟" مائرہ نے اسے اسی طریقے سے سمجھانا چاہا۔

"دین قربانی کے بعد عزت دیتا ہے لیکن دنیوی رشتے قربانی کے بعد بھی عزت نہیں دیتے۔" زرش دوبدو بولی تھی۔

"زرش! ایسا نہیں ہے۔ کیا ہو گیا ہے تمہیں؟"

"ایسا ہی ہے۔ چندا آنی کو بھول گئیں ہیں آپ؟" مائرہ کچھ لمحوں کے لیے خاموش ہو گئی۔

"وہ کیس الگ تھا زرش۔"

"کچھ الگ نہیں تھا۔ انہیں آپ سب بھول گئے... سب۔ لیکن نہ نانو جان بھولی ہیں اور نہ نانو کی وجہ سے میں۔"

"چھوڑو ان باتوں کو۔ ابھی تمہاری عمر نہیں ہے کہ تم ایسا سوچو۔"

زرش نے مائرہ کی جانب دیکھا۔ مہرون کلر کے سوٹ پر اس نے وائٹ لانگ کوٹ پہنا ہوا تھا۔ سر پر دوپٹہ طریقے سے سیٹ کیے ہوئے وہ گلابی گلابی سی رنگت والی پیاری لگ رہی تھی۔ کانوں میں ڈائمنڈ ائیر رنگز اور ہاتھوں میں مختلف قیمتی نگوں اور گولڈ کی رنگز پہنے وہ واقعی نئی نئی دلہن لگتی تھی۔ گلابی

www.novelsclubb.com

گردن پر لٹکتا ننھا ہیرا روشنیاں بکھیر رہا تھا۔ زرش کو ایک دم سے برا لگا۔ اتنے ٹائم بعد وہ اسکی سالگرہ کی خاطر آئی اور اس نے اسکا موڈ خراب کر دیا۔

"مائرہ آپی!"

"ہمم" زرش کے پیار سے بلانے پر وہ بولی۔

"پیاری لگ رہی ہیں۔" مائرہ نے ابھرتی مسکراہٹ کو روکا۔

"پیاری ہوں تو ظاہر سی بات ہے پیاری ہی لگوں گی۔"

"جی نہیں شادی سے پہلے تو کبھی پیاری نہیں لگیں۔ جب سے دور گئی ہیں تب سے پیاری لگنے لگی ہیں۔" مائرہ ہنس دی۔

"اندر چلیں؟ تمہارے اور امل حدید کے علاوہ ابھی کسی سے بھی نہیں ملی۔" مائرہ زرش کی جانب ہاتھ بڑھا کر بولی۔ زرش نے مسکرا کر اسکا ہاتھ تھام لیا۔

"دونوں کارٹون اپنے بیگز یہیں چھوڑ گئے ہیں۔ یہ آپ اٹھائیں اور یہ میں اٹھاؤں گی۔" زرش نے ایک بیگ مائرہ کو کڑاتے ہوئے کہا۔

•••••••••••••••••••••••••••••••

"کم از کم مجھے ردا سے امید نہیں تھی تحفے کی۔ وہ نک چڑی بھی کسی کو تحفہ دے سکتی ہے۔" ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھا اوہان ہنس کر بولا تو زرش بھی ہنس دی۔

"امید تو مجھے بھی نہیں تھی۔" زرش نے ہاتھ میں پہنے بریسلیٹ کو دیکھتے ہوئے کہا جو ردا اس کے لیے لائی تھی۔

"امی دیکھ رہی ہیں آپ ان دونوں کو میرے جانے کے بعد کتنے نیگیٹو ہو گئے ہیں۔ جبکہ یہ دو بچے ہی مجھے لیکچر دیتے تھے پازیٹیو ہونے کے۔" ناشتہ کرتی مائرہ دونوں کو گھورتے ہوئے بولی۔

"ان دونوں کا کیا ہے بالکل اپنے باپ پر گئے ہیں۔ کوئی کچھ کرے تو غلط لیکن اگر یہی کام یہ لوگ کریں تو ٹھیک۔" شبانہ بیگم نعیم صاحب کو دیکھ کر کڑھ کر بولیں۔ نعیم صاحب اوہان اور زرش نے بیک وقت ایک دوسرے کو دیکھا۔ یقیناً شبانہ بیگم نعیم صاحب کی کسی بات پر غصہ تھیں۔ وہ جب بھی ان پر غصہ ہوتی تو

ان کے عتاب میں اوہان اور زرش ضرور گھسیٹے جاتے کیونکہ بقول انکے تینوں کا سانچہ ایک ہی تھا۔

"تمہیں گھڑی پسند آئی اوہان جو رد انے دی؟" نعیم صاحب کے کچھ بولنے سے پہلے ہی مائرہ نے بات بدل دی۔

"اتنی مہنگی گھڑی ہے۔ تم واپس لے جانا میں نہیں رکھتا اتنے مہنگے تحفے۔" اوہان نے ناشتے کی جانب متوجہ ہوتے ہوئے کہا۔

"گفٹس رٹرن نہیں کرتے پسند آئے یا نہ۔" سکول یونیفارم میں بیٹھی امل نے مداخلت کی۔

"اچھا جی کیوں نہیں کرتے؟" ساتھ بیٹھا یونیفارم میں ملبوس حدید فوراً سے اسے ٹوک کر بولا۔

www.novelsclubb.com

"بھول گئے ہو کل اسلامیات کی ٹیچر نے کیا پڑھایا تھا؟ ہا! میں ٹیچر کو بتاؤں گی تم انکی باتیں یاد نہیں رکھتے۔" اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں کو حیرت سے چہرے پر

رکھ کر وہ بولی۔آخر اتنی پیاری اسلامیات کی ٹیچر کی بات کوئی کیسے بھول سکتا تھا؟ یہ چیز امل کے لیے ناقابل یقین تھی۔

"لو میری چھوٹی سی بچی کو اخلاقیات کا زیادہ پتہ ہے۔کوئی تحفہ واپس نہیں کرنا۔ بلکہ اسکی سالگرہ پر تم دونوں اسے اچھے سے تحفے لے کر دو گے۔اور اب وہ تمہاری بہن کا سسرال بھی ہے تو کوئی الٹی سیدھی حرکت نہیں کرنی۔ہر بات سمجھانی پڑتی ہے پورے خاندان کو۔"شبانہ بیگم پلیٹ کو میز پر پٹکتے ہوئے بولیں۔

"لیکن امی اتنے مہنگے تحائف..."اوہان کے بات مکمل کرنے سے پہلے ہی زرش نے اسے گھورا۔

"امی غصے میں ہیں ابھی بحث نہ کرو۔"زرش کے سرگوشی میں کہنے پر وہ سر جھکا کر ہنس دیا۔بابا خاموشی سے بیٹھے ناشتہ کر رہے تھے جب امی غصے میں ہوتی تو بابا خاموشی کا دامن ہاتھ سے کبھی جانے نہ دیتے۔

••••••••••••••••••••••••••••••

www.novelsclubb.com

"فرح! میں جو کہہ چکی ہوں اس سے ایک انچ بھی پیچھے نہیں ہٹوں گی۔" جوس پیتی آمنہ دوٹوک انداز میں بولی تھی۔

"حارث ٹھیک کہہ رہا تھا کہ تم پاکستان جا کر پاگل ہو گئی ہو۔" فرح چڑ کو بولی تھی۔

"تم نے انہی باتوں کے لیے مجھے بلایا ہے؟" آمنہ نے ناراضگی سے پوچھا۔

"اگر تم نے یہ سب ہی کرنا تھا تو پہلے دوستی ہی کیوں کی؟ تمہاری وجہ سے ہم کزنز کا رشتہ بھی خراب ہو گا۔"

"میں نے دوستی نہیں کی تھی بلکہ تم نے زبردستی کروائی تھی۔" آمنہ آنکھیں گھما کر بولی تھی۔

"اچھا اور محبت کا کیا؟"

www.novelsclubb.com

"ہماری محبت صرف فون کالز تک محدود ہے بس۔ اور وہ اتنی مضبوط نہیں کہ اس کی وجہ سے میں جہنم میں کود جاؤں۔ میری شرط صاف ہے اس رشتے کو حلال کر لے ورنہ گڈ بائے۔" آمنہ نے جوس پیتے ہوئے ہاتھ جھلا کر کہا۔

"تم انتہائی بیو قوف لڑکی ہو۔" سامنے والی چڑ کر بولی تھی۔

"واقعی بیو قوف ہوں جو تمہارے چلائے رستے پر چل پڑی یہ تک نہیں سوچا کہ میں کون ہوں اور میرا وقار کیا ہے۔ جانتی ہو فرح ایک تازہ سیب کو گلے سڑی سیب کی ٹوکری میں رکھ دو تو وہ اکلوتا سیب بھی تازہ نہیں رہتا۔ میرے ساتھ بھی یہی ہوا ہے۔ تمہاری دوستی مجھے اس گلی سڑی سیب کی ٹوکریوں تک لے گئی۔ میں نے حارث سے دوستی صرف اس وجہ سے کی تھی کہ تم سب میں مجھے اپنا آپ ان کول (un cool) لگتا تھا۔ تم سب مل کر میرا مزاق اڑاتی تھیں باتوں باتوں میں کہ مجھے کوئی لفٹ ہی نہیں کرواتا۔ وہ احساسِ کمتری ہی وجہ تھی کہ میں نے حارث کی دوستی کی پیشکش کو منع نہیں کیا۔ اور جب اس نے مجھے پروپوز کیا تب بھی میں نے اسے انکار نہیں کیا کیونکہ مجھے لگا تھا کہ کہیں اپنے گروپ میں میں ان کول اور بیو قوف نہ لگوں۔ لیکن مجھے احساس بھی نہ ہوا کہ تم سب کے وہ طعنے مجھے صرف احساسِ کمتری کی جانب ہی نہیں بلکہ جہنم کی طرف بھی لے گئے۔ تم لوگوں کی دوستی میں پہلے میری نمازیں چھوٹیں پھر میرا قرآن، پھر

www.novelsclubb.com

میرا اللہ اور اب خود کو دیکھوں تو محسوس ہوتا ہے کہ میرا تو کوئی وقار بھی باقی نہیں رہا۔" آمنہ بولی تو آواز رندھ گئی۔

"تم سب کی دوستی مجھے ڈوبا گئی۔ کاش تم میری زندگی میں کبھی نا آتی تو آج میں ایسی نہ ہوتی۔"

"تمہارا واقعی دماغ آؤٹ ہو چکا ہے۔ تم تو اس قابل بھی نہ تھی کہ کوئی تمہیں منہ لگاتا۔ ہم نے تم جیسی بونگی کو اپنی پاکستانی بہن سمجھتے ہوئے اپنے گروپ میں شامل کیا اور آج تم ہماری مہربانی کا یہ جواب دے رہی ہو۔" اپنا پرس غصے سے میز سے اٹھاتے ہوئے وہ بولی اور چل دی۔ آمنہ نے آنکھوں کی پلک میں اٹکے آنسو کو صاف کیا۔

"تم سب نے مجھے تباہ کر دیا ہے۔" ہاتھوں کے پیالے میں چہرہ چھپا کر وہ بیٹھ گئی۔

www.novelsclubb.com

"وہ اب سیدھی طرح نہیں مانے گی اسی لیے ایلکس کیفے کے باہر گاڑی بھیج دو۔ "فرح نے فون کان سے ہٹا کر کیفے کے شیشوں سے اندر بیٹھی آمنہ کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم واقعی بیوقوف ہو آمنہ! اب میرا اگلا ٹرن انجوائے کرو۔ "کچھ فاصلے پر لگے درخت کے نیچے جا کر وہ کھڑی ہو گئی۔ ایک کالے رنگ کی وین آئی تو وہ اس پر سوار ہو گئی۔

فون کی گھنٹی پر اس نے موبائل دیکھا۔ 'فرح کالنگ' لکھا آرہا تھا۔ اس نے کال کاٹ دی۔ موبائل پھر بجنے لگ گیا تو اس نے سائلنٹ کر دیا۔ وہیں بیٹھ کر پاستا آرڈر کیا اور کھایا۔ تقریباً پندرہ منٹ بعد اس نے احمد کو کال کی کہ اسے لینے آجائے۔ احمد کے آنے تک اس نے فرح اور اپنی اس جیسی تمام دوستوں کو بلاک کیا۔ اور تمام گروپس جو انکے ساتھ تھے لیو کیے۔

www.novelsclubb.com

"اب ہوا ہے نا میرے کاندھوں بوجھ ہلکا۔ کول دکھنے کے لیے گلے میں بوجھ لٹکایا ہوا تھا۔ جان چھٹی!" اتنے میں موبائل بجنے لگ گیا شاید احمد آ گیا تھا۔

وہ اٹھ کر بل پے کر کے ریسٹورنٹ سے باہر آئی احمد کہیں نہیں تھا۔اس نے موبائل دیکھا تو کال کسی ان نان نمبر سے تھی۔اتنے میں اسے احمد دور سے آتا نظر آیا تبھی اسی لمحے ایک کالی وین آئی اور اسے کھینچ لے گئی۔

"آپی !" دور سے دیکھتا احمد وہیں سے چیخا تھا۔

••••••••••••••••••••••••••••••••

(باقی انشاءاللہ اگلے ہفتے)

www.novelsclubb.com